مُسلسل اِشاعت کے ۵۴ سال

شمارہ: ۲ جلد: ۲۱ | صفر المظفر ۱۴۳۸ نومبر 2016

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

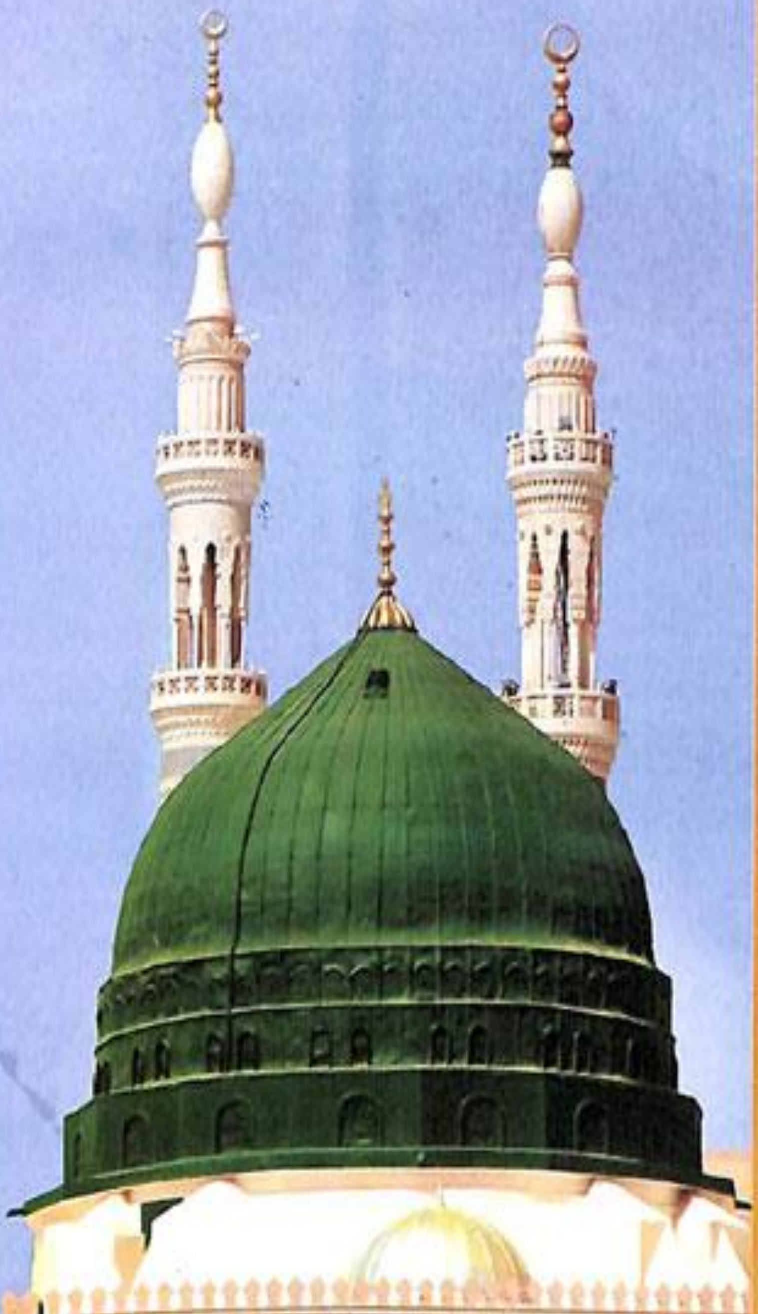

ماہِ صفر کے شرعی احکام

عقیدۂ ختم نبوۃ کی اہمیت

حضرۃ مولانا محمد اسماعیل محمدی

اللہ تعالیٰ شر سے بچائیں اور خیر نصیب فرمائیں

کل پاکستان جمعیۃ علمائے اسلام کا تاسیسی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۲ جلد : ۲۱

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمہ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی

مولانا عبدالرزاق

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

اللہ تعالیٰ شر سے بچائیں اور خیر نصیب فرمائیں	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف (قسط نمبر:18)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	05
ماہ صفر کے شرعی احکام	مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ	08
تاریخ خلیفہ ابن خیاط رحمۃ اللہ علیہ (قسط نمبر:7)	ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری	13
کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا تاسیسی اجلاس	مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	20

شخصیات

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا محمد وسیم اسلم	39
حضرت مولانا محمد اسماعیل محمدی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اللہ وسایا	43
الحاج مقبول احمد رحمۃ اللہ علیہ	// //	43

رد قادیانیت

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت	مولانا محمد ابراہیم ادہمی	44

متفرقات

تبصرۂ کتب	ادارہ	48
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	49

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمتہ الیوم

اللہ تعالیٰ شر سے بچائیں اور خیر نصیب فرمائیں!

اگست، ستمبر ۲۰۱۶ء پاکستانی قوم کے لئے بہت سے اہم مسائل کے مباحث رہے۔ ہمسایہ ملک ہندوستان کے وزیراعظم جناب مودی صاحب نے جنگی حالات پیدا کردیئے۔ ہندوستان میں کچھ ہوجائے، ہندوستانی حکومت اسے پاکستان کے متھے لگا کر فارغ ہوجاتی ہے۔ ان کے ہاں ایک حملہ ہوا۔ الزام پاکستان پر لگایا گیا۔ جوں جوں واقعات سامنے آتے گئے۔ شواہدات نے ہندوستانی حکومت کے تمام دعاوی کو جھوٹا ثابت کردیا۔ لیکن مودی سرکار نے اسے بہانہ بنا کر اپنے جنگی جہاز پاکستانی سرحد کے قریب اپنے فوجی ہوائی اڈوں پر جمع کردیئے۔ ادھر پاکستان نے بھی ایک دن اسلام آباد سے پشاور، دوسرے دن کالا شاہ کاکو سے شیخوپورہ تک موٹروے بند کر کے اس کو بطور رن وے کے استعمال کیا۔ دو دن فوجی جہاز بڑی کامیابی سے موٹروے پر اترتے اور چڑھتے رہے۔ پوری پاکستانی قوم کے لئے اتنی خوشی کی یہ کارروائی تھی کہ گویا لاہور سے پشاور تک کی موٹروے فوج کے لئے ہنگامی حالات میں فوجی ہوائی اڈے کا بھی کام دے سکتی ہے۔ ادھر ملک بھر میں فوج کی نقل وحرکت نے وہ سماں قائم کیا کہ دنیا نے کہنا شروع کردیا کہ ہندوستان کے لئے پاکستان سے لڑنا آسان نہیں رہا۔

ملک بھر میں تمام اداروں اور تنظیموں اور قومی رہنماؤں نے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر میں افواج پاکستان کے حق میں ریلیاں نکالنی شروع کردیں۔ ان ریلیوں کی رپورٹنگ جب دنیا بھر کے میڈیا پر نشر ہوئیں تو دنیا نے باور کیا کہ پوری پاکستانی قوم، افواج پاکستان کے ساتھ ہراوّل دستہ کے طور پر کھڑی ہے۔ ادھر اقوام متحدہ کے سربراہی اجلاس میں جناب نواز شریف وزیراعظم پاکستان نے اپنے خطاب میں مسئلہ کشمیر پر وہ حقائق بیان کئے۔ ان کے ثبوت دنیا بھر کے رہنماؤں کو دیئے جو مودی سرکار کے لئے ندامت کا باعث ہوئے۔

مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی مظالم کے نہ ختم ہونے والے سلسلہ کی سنگینی نے دنیا کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ ادھر جناب نواز شریف نے اپوزیشن اور حکومتی تمام پارٹیوں کا اجلاس طلب کیا۔ پوری قیادت ایک سٹیج پر نظر آئی۔ اس یکجہتی کی فضاء سے مودی سرکار کے نمائندوں نے پاکستانی اپنے ہم منصب لوگوں سے رابطہ

کیا۔ کل ۵؍اکتوبر کے اخبارات میں خبر آئی کہ دونوں ملکوں کے نمائندگان باہمی رابطہ بحال کرنے اور سرحدی خلاف ورزی بند کرنے پر متفق ہوگئے ہیں۔ آج ۶؍اکتوبر کو پارلیمان پاکستان کا مشترکہ اجلاس طلب کرلیا گیا ہے جو کشمیر کے مسئلہ پر متفقہ پیغام دنیا کو دے گا۔

ادھر یہ بھی ہوا کہ جناب عمران خان صاحب نے رائے ونڈ میں جلسہ عام منعقد کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ امن رہا۔ پھر قومی کانفرنس میں حکومت اور پی.ٹی.آئی کے نمائندگان ایک سٹیج پر جمع ہوئے۔ لیکن عمران خان نے پارٹی اجلاس میں پارلیمان کے مشترکہ اجلاس کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ یہ بھی ہو رہا ہے کہ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں بعض تخریب کاری کے واقعات رونما ہوئے۔ یہ بھی ہوا کہ ان تمام تر واقعات کے اتار چڑھاؤ کے باوجود امن قائم رکھنے کے لئے نیشنل ایکشن پلان پر کام جاری ہے۔

یہ بھی ہوا کہ عید قربان کے موقع پر بعض مدارس دینیہ کو چرم قربانی جمع کرنے سے روک دیا گیا اور یہ بھی ہوا کہ ان تمام تر رکاوٹوں کے باوجود کسی بھی مسلک کے کسی بھی مدرسہ کے کسی بھی ایک طالب علم کے ناشتہ کا بھی ناغہ نہیں ہوا۔ مدارس پر حکومتی بندش کی کارروائیاں بھی جاری ہیں اور قدرت کی طرف سے ہر مدرسہ کے وسائل بھی پورے ہو رہے ہیں۔ مدارس کے بدخواہوں کے دماغوں سے دھواں اٹھ رہا ہے کہ ہماری بندشوں کے باوجود یہ کیسے چل رہے ہیں؟۔

ان حالات میں گھری پاکستانی قوم نے ملک وقوم کی خدمت کے اپنے کسی کام کو نہیں چھوڑا۔ اب محرم الحرام شروع ہوا ہے۔ اللہ رب العزت کو منظور ہے تو ان شاء اللہ العزیز یہ بھی خیر خیریت سے گزر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو، پاک فوج کو، ہمارے محبت وطن رہنماؤں کو، دینی مدارس کو، دینی اداروں کو، مساجد وخانقاہوں کو ہر قسم کے شر سے محفوظ فرمائیں اور خیر سے بھرپور اور وافر حصہ ہر ایک کو نصیب فرمائیں۔ آمین!

کھرپہ میں قادیانی مرگھٹ سے کلمہ طیبہ محفوظ کردیا گیا

کھرپہ تھانہ بڑانہ تحصیل پسرور میں قادیانی مرگھٹ ہے، جہاں قادیانی مردوں کی قبروں کی تختیوں پر کلمہ طیبہ کے بورڈ لکھوا کر قادیانی خود کو مسلمان ثابت کرنے پر قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے تھے۔ پسرور کے ممتاز خطیب اور مذہبی رہنما مولانا قاری محمد شفیق ڈوگر نے درخواست دی۔ متعلقہ آفیسران نے پولیس کو آرڈر جاری کیا۔ حکومتی ذمہ داران نے قادیانی مرگھٹ کی تمام قبروں سے وہ تختیاں جن پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا محفوظ کر کے قادیانی اوباشوں کے گھوڑے کو قانون کی لگام ڈال دی ہے۔ فلحمد للہ تعالیٰ!

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف

قسط نمبر:18 مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱۷۱......عبداللہ ابن حمیر الاشجعی مولیٰ الخزرجؓ

حضرت عبداللہ اپنے بھائی خارجہ بن حمیر کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور ایسے ہی غزوہ احد میں بھی آپ نے اپنا کوئی جانشین نہ چھوڑا۔ (طبقات ابن سعد ۵۷۸/۳)

۱۷۲......عبداللہ ابن الربیع بن قیس الخزرجیؓ

حضرت عبداللہ ستر انصاریوں کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے۔ نیز آپ بدر واحد میں بھی شریک ہوئے۔ (سیرت ابن ہشام ۳۵۹/۲)

۱۷۳......عبداللہ ابن رواحہ ابن امراء القیس الخزرجیؓ

آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ آپ امراء اور رجز کہنے والے شعراء میں شمار ہوتے تھے اور جاہلیت کے زمانہ میں بھی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ آپ عقبہ ثانیہ میں ستر صحابہ کرام کے ساتھ حضور a کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے۔ آپ بدر، احد، خندق، حدیبیہ میں شریک ہوئے۔ جب سرور دو عالم a غزوہ بدر کے لئے نکلے تو آپ کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ آپ عمرۃ القضاء میں بھی سرور دو عالم a کے ساتھ شریک تھے۔ عمرۃ القضاء کے متعلق آپ کے رجزیہ اشعار بھی ہیں۔ آپ غزوہ موتہ میں شہید ہونے والے سرداروں میں سے ایک ہیں۔ آپ ۸ ہجری میں شہید ہوئے۔ (الاصابہ ۳۰۶/۲)

۱۷۴......عبداللہ ابن زیاد بن عمرو الخزرجیؓ

حضرت عبداللہ بن زیاد غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ نے سوید بن صامت کو جاہلیت کے زمانہ میں قتل کیا تھا۔ اس قتل کا سبب واقعہ بعاث تھا۔ پھر مجذر بن زیاد مسلمان ہوگئے۔ رسول اللہ a نے عاقل بن ابی البکیر کے ساتھ آپ کی مواخات کرائی۔ حضرت عبداللہ غزوہ احد میں شہید ہوئے اور دو آدمیوں کے ساتھ ایک قبر میں دفن کئے گئے۔ وہ یہ تھے عبداللہ ابن زیاد، نعمان بن مالک، عبدۃ ابن الحساس۔

(طبقات ابن سعد ۵۵۲/۳)

۱۷۵......عبداللہ ابن زید بن ثعلبۃ بن عبدربہ الخزرجیؓ

آنجناب کی کنیت ابو محمد تھی۔ بعض حضرات نے ابو عمرو بتلائی ہے۔ آپ بھی عقبہ ثانیہ میں ستر

انصاریوں کے ساتھ شریک تھے۔ آپ نے غزوہ بدر و احد سمیت تمام غزوات میں شرکت فرمائی۔ آپ کے ہاتھ میں فتح مکہ کے موقع پر بنو حارث کا جھنڈا تھا۔ آپ قبل از اسلام عربی میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ جبکہ اس دور میں لکھنے پڑھنے والوں کی تعداد بہت کم تھی۔ آپ نے نیند میں ایک فرشتہ کو اذان کہتے ہوئے سنا تو سرور دو عالم a نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ جیسا عبداللہ نے دیکھا ہے ایسے کلمات کہو۔ آپ ۳۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک چونسٹھ سال تھی۔ حضرت عثمانؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (سیرت ابن ہشام ۳۴۹/۲)

۱۷۶...... عبداللہ ابن سراقہ المعتمر القرشی العدویؓ

عبداللہ بن سراقہ اپنے بھائی عمرو ابن سراقہ کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے۔ نیز احد سمیت تمام غزوات میں شرکت کی۔ نیز حضرت عبداللہ بن سراقہ سے معروف حدیث منقول ہے۔ سرور دو عالم a نے فرمایا کہ: ''سحری کیا کرو۔ اگرچہ پانی کے ساتھ کیوں نہ ہو۔'' (سیرت ابن ہشام ۳۴۰/۲)

۱۷۷...... عبداللہ بن سلمہ بن مالک الاوسؓ

آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ حضرت عبداللہ بدر میں شریک ہوئے اور احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ جب ابو محمد شہید ہوئے تو انہیں اور مجذر بن زیاد کو ایک ہی عباء میں لپیٹ کر عبداللہ بن سلمہ کے اونٹ پر لائے تو سلمہ کی والدہ نے رحمت دو عالم a سے استدعا کی کہ اگر اجازت ہو تو میں عبداللہ کو قریب لے آؤں۔ میرا بیٹا عبداللہ بدر میں شریک ہوا اور احد میں شہید ہوا۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کو لے آؤں۔ تاکہ اس کی نزدیکی سے مانوس رہوں۔ آپ a نے لانے کی اجازت دی۔ عبداللہ بہت جسیم تھے اور مجذر بہت ہی دبلے پتلے۔ لیکن اونٹ پر دونوں برابر رہے۔ لوگوں کو اس پر بہت تعجب ہوا۔ رسول اللہ a نے فرمایا کہ: ''دونوں کے عمل نے دونوں کو برابر کردیا۔'' (اسد الغابہ ۲۸۰/۳)

۱۷۸...... عبداللہ ابن سہل الاشہلی الاوسیؓ

عبداللہ بن سہل بدر و احد میں شریک ہوئے اور احد میں ان کے بھائی رافع بن سہیل بھی شریک ہوئے اور ایسے ہی غزوہ خندق میں بھی دونوں شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن سہل خندق کے دن شہید ہوئے۔ انہیں نبی عویف کے ایک آدمی نے تیر مارا جس سے آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ نے اپنے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ (طبقات ابن سعد ۴۴۶/۳)

۱۷۹...... عبداللہ بن سہیل بن عمرو القرشیؓ

آپ کی کنیت ابو سہیل تھی۔ عبداللہ نے حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ کی۔ پھر مکہ مکرمہ لوٹ آئے تو

آپ کے والد نے آپ کو باندھ کر قید کردیا اور اسلام سے منحرف ہونے کا دباؤ ڈالتے رہے تو عبداللہ نے بظاہر اسلام سے انحراف کرنے کا اعلان کیا۔ جبکہ ان کے دل میں اسلام کی حقانیت موجزن تھی۔ اپنے والد کے ساتھ کفار کی طرف سے بدر میں شرکت کے لئے آئے۔ آپ کی عمر ستائیس سال تھی اور بدر میں حضور a سے آملے جس پر ان کے والد شدید غصہ ہوئے۔ اس پر عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرا بدر میں حضور a کے ساتھ مل جانا میرے اور میرے والد دونوں کے لئے خیر کثیر کا باعث بنا۔ آپ احد سمیت تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ آپ فضلاء صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ نیز صلح حدیبیہ کے گواہوں میں سے ایک گواہ تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر اپنے والد کی معافی کی درخواست کی جو قبول کرلی گئی۔ آپ سیدنا صدیق اکبرؓ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذات کے خلاف لڑی جانے والی جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اور جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کی عمر ۳۸ سال تھی۔ (الاصابہ ۲/۳۲۲)

۱۸۰......عبداللہ ابن طارق البلوی الاوسیؓ

حضرت عبداللہ بن طارقؓ اپنے ماں شریک بھائی معتذ بن عبید کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے۔ نیز غزوہ احد میں بھی شرکت فرمائی۔ غزوۃ الرجیع کے موقع پر بنی لحیان کے مشرکین نے انہیں پکڑا اور ان کی مشکیں کسیں۔ تاکہ انہیں مکہ لے کر قید کریں۔ حضرت خبیب ابن عدی بھی ساتھ تھے۔ جب مرالظہر ان پہنچے تو فرمایا کہ خدا کی قسم میں تمہارے ساتھ نہیں جاسکتا۔ میرے لئے میرے ان ساتھیوں کی زندگی میں نمونہ ہے جو آج شہید کئے گئے (یعنی میں جام شہادت تو قبول کرسکتا ہوں لیکن میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں جاسکتا) اور اپنا ہاتھ رسی سے نکال لیا۔ تاکہ تلوار کے ساتھ ان کا تعاقب کریں۔ یہ دیکھ کر کافر پیچھے ہٹ گئے اور ان پر سنگ باری شروع کردی۔ یہاں تک کہ آپ سنگ باری میں شہید کردیئے گئے۔ آپ کی قبر مبارک مرالظہر ان کے مقام پر ہے۔ (الاستیعاب ۳/۹۲۸)

جاری ہے!

ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۷/ستمبر کو یوم ختم نبوت کے موقع پر فیروز والہ روڈ پر واقع جامع مسجد خاتم النبیین میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا ممتاز احمد نقشبندی، مولانا نور الحسن انور قادری، مولانا محمد عارف شامی، شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی، حافظ فیصل بلال حسان، مولانا مفتی انعام الرحمٰن ثاقب، مولانا عزیز الرحمٰن ثاقب اور دیگر حضرات نے قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کو دعوت اسلام دی۔ انہوں نے کہا کہ دائمی نجات کا مدار نبی کریم a کو آخری نبی ماننے اور ان پر پختہ ایمان لانے پر ہے۔ آپ کی پیروری ہی امن عالم کی ضمانت ہے۔

ماہ صفر کے شرعی احکام

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی v

’’عن ابی ھریرۃؓ قال: قال رسول اللہ a لا عدویٰ ولا طیرۃ ولا صفر ولاھامۃ (مسلم ج ۲ ص ۲۳۰) ’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سرور کائنات a نے فرمایا کہ ’’لا عدویٰ‘‘ کہ بیماری کے متعدی ہونے کا خیال ٹھیک نہیں ہے کہ بیماری ایک سے دوسرے کو لگتی ہے یہ کوئی بات نہیں ہے۔’’ولا طیرۃ‘‘ اور یہ جو شگون لیتے ہیں پرندوں کو اڑا کر کہ فلاں پرندہ یوں اڑ جائے تو یوں ہو جائے گا۔ یوں اڑ جائے تو یوں ہو جائے گا یہ بھی کوئی شئے نہیں ہے۔’’ولا ھامۃ‘‘ اور یہ جو لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ الو ایک منحوس جانور ہے جہاں آ جائے وہاں بربادی ہوتی ہے اور جہاں الو بولنے لگ جائے وہاں تباہی آ جاتی ہے تو ’’لا ھامۃ‘‘ اس کا بھی کوئی قصہ نہیں ہے۔’’ولا صفر‘‘ اور صفر بھی کچھ نہیں ہے اس سے یہی صفر کا مہینہ مراد ہے جو آپ گزار رہے ہیں۔

صفر کے متعلق جاہلانہ نظریہ

اصل تو تذکرہ آپ کے سامنے صفر کا ہی کرنا ہے۔ صفر کے مہینہ کے متعلق جاہلیت میں یہ ایک تصور تھا کہ یہ مہینہ منحوس ہے۔ منحوس کا معنی ہوا کرتا ہے کہ اس میں برکت نہیں ہے۔ بے برکتی ہے، نحس کا لفظ عربی میں برکت کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے۔ منحوس کا معنی بے برکت کہ جس میں برکت کوئی نہ ہو اور اس سے کسی کو فائدہ نہ پہنچے اس کو منحوس کہتے ہیں۔ صفر کے متعلق جاہلیت میں لوگوں کا خیال یہ تھا کہ یہ مہینہ منحوس ہے۔ اس میں مصیبتیں آتی ہیں۔ اس میں آفتیں آتی ہیں اور اس میں برکت نہیں ہوتی۔ اس لئے جاہلیت میں اس مہینہ کو بڑا خطرناک سمجھا جاتا تھا اور منتظر رہتے تھے کہ یہ مہینہ کب ختم ہو تو سرور کائنات a اس بات کی تردید کی۔’’لا صفر‘‘ کہہ کر کہ صفر کے متعلق تم نے جتنے نظریات بنا رکھے ہیں اس کے منحوس ہونے کے متعلق کہ یہ بے برکت ہے، برکت والا نہیں ہے، یہ جاہلیت والی بات ہے اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

کسی مہینہ کی ذات میں نحوست نہیں

اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینے بنائے اور ان بارہ مہینوں میں سے کوئی مہینہ بھی ایسا نہیں کہ جس کو شریعت نے بے برکت کہا ہو، برکت اور بے برکتی اللہ تعالیٰ نے نہ جگہ میں رکھی ہے، نہ وقت میں رکھی ہے، نہ کسی جانور میں رکھی ہے۔ اس کا تعلق کسی اور چیز سے ہے۔

بہرحال یہ تو اجمالی طور پر آپ حضرات کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ صفر کے مہینہ کے متعلق یہ عقیدہ کہ یہ مہینہ منحوس ہے۔اس میں برکت نہیں۔ یہ بات غلط ہے۔دنوں میں سے کوئی دن منحوس نہیں۔مہینوں میں سے کوئی مہینہ منحوس نہیں۔قرآن کریم میں ''فی ایام نحسات '' کا لفظ آیا ہے۔''منحوس دنوں میں'' یہ لفظ قرآن کریم میں ہے، ایام کے ساتھ نحسات کا لفظ آیا ہے۔آپ کو یہ مغالطہ نہ ہو کہ جب ایام کو نحسات کے ساتھ قرآن کریم نے تعبیر کیا ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دن منحوس تو ہیں۔

نحوست کا تعلق لوگوں کے احوال سے ہے

تو ایک طالب علمانہ بات ہے، آپ کی خدمت میں عرض کر دوں کہ وہ ایام نحسات کا ذکر آیا ہے۔ قوم عاد کے تذکرے میں قوم عاد کو اللہ تعالیٰ نے آندھی کے ساتھ برباد کیا تھا اور وہ آندھی ان کے اوپر چلی تھی۔''سبع لیال وثمانیة ایام '' سات راتیں اور آٹھ دن وہ آندھی ان کے اوپر مسلط رہی تھی اور اس آندھی میں وہ ساری کی ساری قوم برباد ہوگئی تھی۔ان دنوں اور راتوں کو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ قوم عاد کے حق میں وہ دن منحوس تھے، بے برکت تھے۔قوم عاد کو ان راتوں اور دنوں میں نقصان پہنچا، وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے۔اس لئے سات راتیں اور آٹھ دن ان کے لئے منحوس ہوئے۔جس کا یہ معنی نہیں کہ ان ایام میں نحوست ہمیشہ کے لئے ثابت ہوگئی۔کیونکہ اگر ہمیشہ کے لئے ثابت ہو تو پھر کوئی ہفتہ کا دن نہیں بچتا کہ جس کو آپ منحوس نہ کہیں۔کیونکہ آٹھ دنوں میں تو سارے دن آ گئے۔

اب اگر مثال کے طور پر اتوار سے شروع ہو تو پھر آٹھواں دن اتوار بنتا ہے تو اس میں پورا ہفتہ آ گیا۔اگر ان کو نحسات سے تعبیر کیا جائے تو پھر بچتا ہی کچھ نہیں۔سارے دن اور راتیں ہی منحوس ٹھہرتی ہیں لیکن وہاں معنی یہ ہے کہ قوم عاد کے حق میں وہ بے برکت تھے اور قوم عاد چونکہ ان دنوں میں برباد ہوئی۔اس لئے وہ راتیں اور وہ دن ان کے لئے بے برکت ثابت ہوئے اور جن لوگوں کو ان دنوں میں کوئی فائدہ پہنچا ہے وہ دن ان کے لئے بابرکت ہو جائیں گے۔یعنی ان کی ذات میں کوئی نحوست نہیں۔اگر ذات میں نحوست ہوتی تو پھر ہفتہ کا کوئی دن بھی نہیں بچتا سب دنوں کو منحوس کہنا پڑے گا۔ایسے ہی کسی شخص کے اعتبار سے کہہ سکتے ہیں کہ فلاں دن اس کے لئے بڑا بے برکت ثابت ہوا کہ اس نے اس دن نقصان اٹھایا۔فلاں کے لئے فلاں وقت بہت بابرکت ثابت ہوا کہ اس میں اس کو بہت فائدہ پہنچا۔اس طرح نسبت کے ساتھ کہ کسی کے لئے بابرکت ہو۔کسی کے لئے بے برکت ہو۔اس طرح تو ہو جاتا ہے۔

باقی کسی وقت کی ذات کے اندر بے برکتی رکھی گئی ہو اور اس کو منحوس قرار دیا گیا ہو شرعی نقطہ نظر سے یہ بات غلط ہے۔کوئی تاریخ، کوئی مہینہ، کوئی دن ایسا نہیں کہ جس کو شریعت نے منحوس قرار دیا ہو۔اس صفر کے

متعلق یہ نظریہ غلط ہے اور جاہلیت کی پیداوار ہے۔ ہمارے ہاں صفر کے متعلق آج کل یہ بات نہیں ہے کہ لوگ اس مہینہ کو منحوس سمجھتے ہیں اور اس مہینہ میں شادی نہ کرتے ہوں۔ خوشی کی بات نہ کرتے ہوں۔ اس مہینہ سے ڈرتے ہوں اور اس مہینہ کے گزرنے کے منتظر رہتے ہوں۔ میرے علم کے مطابق آج کل کسی طبقہ کے اندر یہ بات موجود نہیں ہے۔ آپ کے علم میں ہو تو کچھ کہہ نہیں سکتا۔

صفر کے متعلق جدید نظریہ

لیکن ایک اور بدعت اس مہینہ کے اندر لوگ کرتے ہیں اور اس کا پتہ ہمیں تین چار سال پہلے لگا ہے۔ اس سے پہلے ساری زندگی ہمیں اس کا پتہ نہیں تھا کہ یہ بدعت بھی اس مہینہ میں ہوتی ہے۔ اس لئے ہر سال آخری بدھ کے متعلق میں آپ حضرات کو یاددہانی کروادیا کرتا ہوں کہ اس قسم کی بات آپ جہاں بھی سنیں اس کی تردید کریں۔ کل جو آخری بدھ آرہا ہے اس کے متعلق لوگوں کا خیال یہ ہے کہ سرور کائنات a کو بیماری سے شفا ہوئی تھی اور آپ a نے صحت کا غسل کیا تھا اور آپ a نے صحت یاب ہونے کے بعد سیر وسیاحت کی تھی۔ اس لئے اس دن میں سیر وسیاحت کرنا خوشی منانا اور کھانا پینا یہ سنت ہے اور یہ سرور کائنات a کے ساتھ تعلق کا تقاضہ ہے۔ چونکہ آپ a آخری بدھ میں تندرست ہوئے تھے۔ صحت ملی تھی تو آپ a نے غسل صحت فرمایا تھا۔ پچھلے سال تو میں نے اخبار میں دیکھا تھا اور اس سال بھی شاید اخبار میں آئے کہ لاہور میں بڑے اہتمام کے ساتھ اس دن کو منایا گیا۔ لوگوں نے باہر راوی کے کنارے پر نکل کے جشن منائے اور کھایا پیا غسل کیا اور نہائے اور وہ یہ سمجھے کہ سنت کا تقاضہ ہے۔ حضور a نے ایسے کیا تھا تو ہمیں بھی ایسے کرنا چاہئے۔ یہ بات تین چار سال پہلے سنی تھی اور پھر ہر سال یہ بات تذکرے میں آتی رہی۔ اس سے پہلے ہم نے پوری زندگی میں نہیں سنا تھا کہ سرور کائنات a کو صحت صفر کے آخری بدھ میں حاصل ہوئی تھی۔

تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سرور کائنات a کی مرض وفات شروع ہوئی تھی جس کے نتیجہ میں آپ کی وفات ہوئی ہے یہ صفر کے آخری عشرہ میں آخری دنوں میں اور بعض آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری بدھ کو اس مرض کی ابتداء ہوئی تھی۔ جس مرض کے نتیجہ میں حضور a کی وفات ہوئی ہے۔

اب حقیقت دیکھو کیا ہے؟ صفر کے مہینہ کے آخر میں مرض کی ابتداء یوں ہوئی کہ حضور a جنت البقیع میں تشریف لے گئے تھے کسی کے دفن کا سلسلہ تھا یا ویسے ہی اہل قبور کے پاس آپ جایا کرتے تھے اور وہاں کچھ پڑھ کے ایصال ثواب کیا کرتے تھے تو جس وقت آپ واپس تشریف لائے تو آپ کے سر میں درد شروع ہوا اور وہ درد شدت اختیار کر کے بخار کی شکل اختیار کر گیا اور اسی بیماری نے طول پکڑا اور اسی بیماری کے نتیجہ میں چند دنوں کے بعد رسول اللہ a کی وفات ہوگئی۔ دو ہفتے آپ بیمار رہے۔ چودہ یا پندرہ دن۔

زمانہ الٹی چال چل گیا

بہر حال صفر کا آخری بدھ سرور کائنات a کی مرض وفات کی ابتداء کا دن ہے، نہ کہ غسل صحت کا۔ یہ ایسا الٹا فلسفہ یہودیوں نے دماغ کے اندر ڈالا ہے کہ مسلمانوں کے دین کو مذاق بنا کے رکھ دیا ہے۔ صفر کے آخری ہفتہ میں حضور a کی مرض وفات کی ابتداء ہوتی ہے جس پر یہودی خوشی منائیں تو منائیں اور ہوسکتا ہے کہ اس دور میں یہودیوں نے خوشی منائی بھی ہو۔ جب حضور a بیمار ہوئے، صاحب فراش ہوئے، چلنا پھرنا بند ہوگیا۔ حتیٰ کہ مسجد میں آنا بند ہوگیا۔ مسجد میں آ کے آپ نماز نہیں پڑھ سکتے تھے۔ آخری دنوں میں سہارا لے کے تشریف لائے اور آ کے ایک نماز پڑھی۔ ورنہ مسجد میں آنا بھی بند ہوگیا تھا۔ اس وقت اگر کافر اور مشرک خوشی مناتے تو مناتے کہ سرور کائنات a پر اب آثار ایسے آگئے کہ آپ a اب دنیا سے پردہ فرمانے والے ہیں۔

لیکن اہل ایمان کے لئے اس میں کون سی خوشی کی بات ہے کہ اہل ایمان خوشی منائیں کہ صفر کا آخری ہفتہ یہ بھی چوری کھانے کا ہے۔ یہ آج ہی مجھے پتہ چلا ہے کہ اس دن خاص طور پر بعض علاقوں میں لوگ چوری کھاتے ہیں اور یہ تو آپ نے سنا ہی ہوگا کہ بعض مجنوں چوری کھانے والے ہوتے ہیں اور بعض مجنوں جان دینے والے ہوتے ہیں۔ یہ چوری کھانے کا محاورہ تو آپ نے سنا ہی ہوگا میں جو بار بار کہہ رہا ہوں ان تاریخوں کی ہمارے ہاں کوئی اہمیت نہیں ہے۔

لیکن جو لوگ اس خیال سے کہ اس دن حضور a کا غسل صحت ہے اور آپ a نے صحت حاصل کی تھی جس کی بناء پر وہ خوشیاں مناتے ہیں، غسل کرتے ہیں، سیر و سیاحت کرتے ہیں، میں ان کی ناواقفیت کو ظاہر کر رہا ہوں اور ان کی جہالت کو دور کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ نادانو! یہ حضور a کے غسل صحت کا دن نہیں یہ سرور کائنات a کے صاحب فراش ہونے کا دن ہے۔ حضور a اس دن میں بیمار ہوئے تھے اور آپ کی بیماری کی ابتداء ہوئی تھی اور اسی بیماری کے نتیجہ میں چند دن کے بعد آپ کی وفات ہوئی ہے تو جو بیماری کی ابتداء کا دن تھا یہودی فلسفہ نے وہی جاہل مسلمانوں کے اندر خوشی کا دن بنا دیا۔ جس میں خوشی اگر کرتے تو یہودی کرتے، عیسائی کرتے، مشرک کرتے، کافر تو تیں کرتیں۔ لیکن مومن کے لئے کون سی خوشی ہے کہ سرور کائنات a کی مرض وفات شروع اس دن ہو رہی ہے اور یہ خوشیاں منا رہے ہیں اور چوریاں کھا رہے ہیں۔ اس لئے میں آپ کے ذہن میں یہ بات ڈالنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک آپ اس بات کو پہنچا سکیں، اپنے گھروں میں، اردگرد یہ بات ذہن میں ڈال کے رکھیں کہ صفر کا آخری بدھ یہ کوئی خوشی منانے کا بدھ نہیں ہے اور یہ جاہلیت والی بات ہے۔

اصل حضور a کی مرض وفات کی ابتداء اس تاریخ میں ہوئی تھی۔ اگر تاریخ کو کوئی اہمیت دینی ہے تو مسلمان کے لئے افسوس کا مقام ہے، خوشی منانے اور چوریاں کھانے کا مقام نہیں ہے۔ اس لئے اس رسم سے بچنے کی کوشش کریں۔ خصوصیت کے ساتھ اس لئے میں نے ''لا صفر'' کا لفظ لے کر اس مسئلہ کی وضاحت کی ہے۔ جیسا کہ موقع بموقع بعض دنوں کے متعلق جیسے لوگوں نے جاہلی نظریات قائم کر لئے ہیں۔ ان کی تردید کر کے ہم آپ کو بتایا کرتے ہیں کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں صحابہؓ کے تعامل میں، محدثین c کے تعامل میں، فقہاء c کے عمل میں، ان اعمال کی کوئی اہمیت ہے یا نہیں ہے۔

یہ موقع بموقع ہم آپ کے سامنے ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے آج کی تاریخ کے متعلق بھی میں نے واضح طور پر آپ کو بتادیا کہ اہل حق کے ہاں اس تاریخ کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور یہ غسل صحت والی بات بالکل جاہلانہ بات ہے جس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ (ملخص: خطبات حکیم العصر ج۱۰)

مولانا حافظ محمد اکرم ہمدانی کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن رکین مولانا محمد اشرف ہمدانی مرحوم کے برادر خورد مولانا محمد اکرم ہمدانی عیدالاضحیٰ سے ایک دن قبل حسن ڈھیری راولپنڈی میں وصال فرماگئے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد مرحوم جن دنوں کمالیہ نعمانیہ میں پڑھاتے تھے۔ ان دنوں کمالیہ سے خطیب کے طور پر مولانا محمد اشرف ہمدانی صاحب وہاں قیام پذیر تھے۔ آپ اپنے آبائی گاؤں ضلع اٹک سے اپنے چھوٹے بھائی مولانا محمد اکرم ہمدانی کو کمالیہ ہمراہ لائے اور حضرت مولانا نذیر احمد کی شاگردی میں دے دیا۔ آپ نے یہاں کتابیں پڑھیں۔ مولانا محمد اکرم ہمدانی کے والد گرامی کا شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں مرحوم سے گہرا تعلق تھا۔ آپ نے وہاں سے بھی کسب فیض کیا۔ مولانا اکرم ہمدانی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان دنوں مولانا محمد اشرف ہمدانی فیصل آبادی جامع مسجد جناح کالونی میں خطیب تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی کو چک جھمرہ مدنی مسجد میں خطیب مقرر کرادیا۔ کافی عرصہ یہاں رہے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے دوران میں غالباً آپ یہاں خطیب تھے۔ آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ اس کے بعد پھر آپ حسن ڈھیری راولپنڈی میں خطیب ہوگئے اور پھر دام واپسیں تک یہاں کے خطیب رہے۔ آپ راولپنڈی قیام کے دوران میں قادیانی فتنہ کے تعاقب کے لئے ہر کار خیر کے کاموں میں پیش پیش رہے۔ ان کے وصال سے بڑا خلاء پیدا ہوا ہے۔ مولانا پروفیسر حافظ حامد اشرف ہمدانی نے مرحوم کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ پڑھایا۔ حق تعالیٰ آپ کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ آمین!

تاریخ خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ بن خیاط c

قسط نمبر:7 ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

واقعۂ رجیع

اسی سال (۳ھ) میں رسول اللہ a جب غزوۂ احد سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو کچھ عرصہ بعد واقعۂ رجیع پیش آیا۔ خلیفہ بن خیاط c کہتے ہیں کہ بیان کیا ہمیں بکر c نے ابن اسحاق c سے، اور وہب c نے اپنے باپ اور ابن اسحاق c سے، اور ابن اسحاق c کہتے ہیں کہ مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ c نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ غزوۂ احد کے بعد (ماہ صفر میں) قبیلہ عضل اور قارہ کے کچھ لوگ آپ a کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارے قبیلے نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ لہٰذا اپنے اصحاب میں سے ایسے چند حضرات ہمارے ساتھ بھیج دیں جو ہمیں قرآن پاک پڑھائیں اور ہمیں دین سمجھائیں اور ہمیں احکام اسلام کی تعلیم دیں تو رسول اللہ a نے اصحاب میں سے چھ (یا سات یا دس) آدمی ان کے ساتھ بھیج دیئے جن (میں سے چند) کے نام یہ ہیں:

۱...... مرثد بن ابی مرثد غنویؓ جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے۔

۲...... خالد بن ابی البکیر اللیثیؓ جو بنوعدی بن کعب کے حلیف تھے۔

۳...... عاصم بن ثابت بن ابی الاقلحؓ یہ بنوعمرو بن عوف کے قبیلہ سے تھے۔

۴...... خبیب بن عدیؓ جو بنوجحجب بن کلفہ بن عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے تھے۔

۵...... زید بن دثنہؓ جن کا تعلق بنو بیاضہ بن عامر سے ہے۔

۶...... عبداللہ بن طارقؓ جو قبیلہ بنوظفر کے حلیف تھے۔

رسول اللہ a نے ان لوگوں پر حضرت مرثد بن ابی مرثدؓ (بعض کے نزدیک حضرت عاصم بن ثابتؓ) کو امیر مقرر فرمایا۔ چنانچہ یہ حضرات قبیلہ عضل اور قارہ کے آدمیوں کے ساتھ تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ جب مقام رجیع (جو مکہ مکرمہ اور عسفان کے مابین واقع ہے اور حجاز کے اطراف میں یہاں قبیلہ ہذیل کا چشمہ بھی ہے) پر پہنچے تو ان لوگوں نے رسول اللہ a کے اصحاب کے ساتھ بدعہدی کی اور دھوکہ سے کام لیا اور انہوں نے قبیلہ ہذیل سے ان کے خلاف مدد چاہی۔ ان اصحاب میں سے حضرت مرثدؓ اور حضرت خالد بن ابی بکیرؓ اور حضرت عاصم بن ثابتؓ نے تو ان سے مقابلہ کیا اور لڑے۔ یہاں یہ حضرات شہید ہو گئے اور رہے حضرت خبیبؓ اور حضرت عبداللہ بن طارقؓ اور حضرت زید بن دثنہؓ (ان سے بنولحیان نے

دھوکہ کیا کہ تم اپنے آپ کو ہمارے حوالے کردو ہم تمہاری حفاظت کریں گے۔ چنانچہ) ان حضرات نے اپنے آپ کو ان کے حوالے کردیا۔ انہوں نے (بدعہدی کرتے ہوئے) ان کو قید کرلیا اور ان کی مشکیں باندھ لیں۔ پھر ان کو مکہ مکرمہ لے جانے لگے۔ جب ''ظہران'' مقام پر پہنچے تو حضرت عبداللہ بن طارقؓ (جن کے ہاتھ میں قرآن پاک تھا) نے اپنا ہاتھ خالی کر کے تلوار لی اور ان پر پتھراؤ شروع کردیا۔ ان مشرکین نے حضرت عبداللہ بن طارقؓ کو تو وہیں شہید کردیا چنانچہ ان کی قبر وہیں ظہران پر بنائی اور ان کو تو اس میں دفن کر دیا۔ باقی رہے حضرت خبیبؓ اور حضرت زید بن دثنہؓ۔ مشرکین نے مکہ مکرمہ پہنچ کر ان دونوں کو فروخت کر دیا۔ حضرت خبیبؓ کو حجیر بن ابی اہاب تمیمی نے جو قبیلہ بنونوفل کا حلیف تھا خریدا، اور حضرت زید بن دثنہؓ کو صفوان بن امیہ نے (اپنے باپ امیہ بن خلف کے عوض قتل کرنے کے لئے) خریدا اور (مقام تنعیم پر لے جاکر) فی الفور قتل کردیا۔ اور حضرت خبیبؓ (کچھ عرصہ تو قید میں رہے ماہ محرم کے گزرنے پر ان) کو بھی تنعیم کے مقام پر سولی دینے کے لئے لائے تو حضرت خبیبؓ نے فرمایا کہ مجھے اتنی مہلت دے دو کہ میں دو رکعت نفل پڑھ لوں۔ مشرکین نے اجازت دے دی۔ حضرت خبیبؓ نے خشوع وخضوع سے نماز مکمل فرمائی اور دعا فرمائی۔ بعدازاں ان کو سولی لٹکایا گیا اور شہید کردیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم!

حضرت خبیبؓ سب سے پہلی وہ شخصیت ہے جنہوں نے آئندہ کے لئے یہ سنت قائم فرمادی کہ جو شہید ہورہا ہو وہ پہلے دو رکعت نماز ادا کرلے۔ خلیفہ بن خیاط c کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں معمر c نے زہری c سے بیان کیا۔ امام زہری c کہتے ہیں کہ حضرت خبیبؓ سب سے پہلے وہ صحابیؓ ہیں جنہوں نے قتل سے پہلے دو رکعت پڑھنے کی سنت قائم فرمائی ہے۔

خلیفہ c کہتے ہیں کہ ہمیں بکر c نے ابن اسحاق c سے، اور وہب c نے اپنے باپ اور ابن اسحاق c سے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے باپ اور عقبہ بن حارث سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ میں نے عقبہ بن حارث سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم! میں نے حضرت خبیبؓ کو قتل نہیں کیا۔ اس لئے کہ میں تو عمر میں ان سے بہت ہی چھوٹا تھا۔ البتہ ابوصیرہ (بعض کتب میں ابومیسرہ ہے) نے جس کا تعلق قبیلہ بنوعبدالدار سے ہے حربہ لیا اور میرے ہاتھ میں تھمادیا۔ پھر وہ حربہ اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اتنی قوت سے حضرت خبیبؓ پر پھینکا۔ یہاں تک کہ حضرت خبیبؓ کو شہید کردیا۔

خلیفہ c کہتے ہیں کہ ہمیں جعفر بن عون c نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابراہیم بن اسماعیل نے زہری c سے نقل کیا اور اس نے جعفر بن عمرو بن امیہ c سے اور انہوں نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ مجھے رسول اللہ a نے حضرت خبیبؓ کی نعش اتارنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ میں رات کے وقت (ان کی سولی کے پھٹے پر) چڑھا اور رسیاں کاٹ کر انہیں نیچے رکھا تو میں نے اپنے پیچھے سے غیبی آواز سنی

’’وجبتہ‘‘ (اس پر واجب ہوگئی) میں نے مڑ کر دیکھا تو کوئی بھی نظر نہ آیا۔

فائدہ: البدایہ والنہایہ وغیرہ کتب میں ہے کہ رسول اللہ a نے حضرت خبیب c کی نعش اتارلانے کے لئے حضرت زبیرؓ اور حضرت مقدادؓ کو بھیجا۔ جب رات کو تنعیم پہنچے تو دیکھا کہ چالیس آدمی مشرکین کے نعش کا پہرہ دینے کے لئے اردگرد پڑے سو رہے ہیں۔ ان کو غافل پاکر نعش کو سولی سے اتار کر گھوڑے پر رکھا۔ دیکھا تو چالیس دن گزرنے کے باوجود بھی لاش تروتازہ تھی کسی قسم کا کوئی تغیر نہ آیا تھا۔ مشرکین کی آنکھ کھلی تو تعاقب کیا اور جا پکڑا۔ حضرت زبیرؓ نے گھوڑے سے لاش اتار کر نیچے رکھی فوراً زمین شق ہوئی اور لاش کو نگل لیا۔ اسی وجہ سے حضرت خبیبؓ کو ’’بلیع الارض‘‘ کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ صاحب کتاب (تاریخ خلیفہ بن خیاط c) نے واقعۂ رجیع کو ۳ھ کا بنایا اور لکھا ہے جب کہ دیگر کتب سیر وتواریخ میں ۴ھ کا واقعہ لکھا ہے۔

۴ھ کے واقعات ...... قصہ بیر معونہ

اس سال (ماہ صفر میں) بیر معونہ کا واقعہ پیش آیا جس کا پس منظر حسب کتاب یوں ہے۔ خلیفہ بن خیاط c کہتے ہیں کہ ہمیں بکر نے ابن اسحاق c سے، اور وہب c نے اپنے باپ اور ابن اسحاق c سے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابی اسحاق بن یسار c نے مغیرہ بن عبداللہ بن حارث بن ہشام c اور عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم c دونوں سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ ابو براء عامر بن مالک بن جعفر ایک عمر رسیدہ شخص تھا۔ یہ رسول اللہ a کی خدمت میں حاضر ہوا (اور ہدیہ پیش کیا۔ آپ a نے اسے قبول نہ فرمایا) آپ a نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ لیکن اس نے نہ تو اسلام قبول کیا اور نہ اسے رد کیا۔ بلکہ یہ کہنے لگا کہ اے محمد! (a) اگر آپ اپنے چند اصحاب اہل نجد کی طرف دعوت اسلام کی غرض سے روانہ فرمائیں تو مجھے امید ہے کہ وہ آپ کی دعوت قبول کرلیں گے۔ (آپ a نے فرمایا مجھے اہل نجد کی طرف سے خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ ابو براء نے کہا اس کا میں ضامن ہوں) تو رسول اللہ a نے (اس کی درخواست پر ستر) صحابہؓ کو (جو قراء کہلاتے تھے) بھیج دیا۔

ابن اسحاق c کہتے ہیں کہ یہ واقعہ (بیر معونہ) غزوۂ احد سے چار ماہ بعد ماہ صفر میں پیش آیا اور رسول اللہ a نے اپنے اصحاب میں سے چالیس حضرات صحابہؓ کو جو نہایت مقدس اور پاکباز تھے بھیجا اور حضرت منذر بن عمروؓ کو جو قبیلہ بنو ساعدہ سے ہیں ان پر امیر مقرر فرمایا۔ اس مقدس جماعت میں سے چند حضرات یہ تھے: (۱) حارث بن حمہؓ۔ (۲) حرام بن ملحانؓ۔ ان کا بنو عدی بن نجار سے تعلق ہے۔ (۳) عروہ بن اسماء بن الصلت سلمیؓ۔ (۴) نافع بن بدیل بن ورقاء خزاعیؓ۔ (۵) عامر بن فہیرہؓ، جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ یہ بھی بہت بڑے پاکباز مسلمان تھے۔ غرضیکہ یہ حضرات مدینہ منورہ

سے چل کر بیر معونہ آ ٹھہرے۔ بیر معونہ ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ اور عسفان کے مابین واقع ہے۔ جہاں بنی عامر اور بنی سلیم آباد ہیں۔ (رسول اللہ a نے عامر بن طفیل کے نام ایک خط لکھوا کر حضرت انسؓ کے ماموں حرام بن ملحانؓ کے سپرد فرمایا تھا) یہ حضرات (قراء صحابہؓ) جب بیر معونہ ٹھہرے تو رسول اللہ a کا والا نامہ اپنے میں سے ایک ساتھی (یعنی حضرت حرام بن ملحانؓ) کو دے کر عامر بن طفیل (جو بنی عامر کا سردار اور ابو براء کا بھتیجا تھا) کے پاس بھیجا۔ عامر بن طفیل نے خط دیکھنے سے پہلے ہی اسے قتل کر دیا اور بنی عامر کو بقیہ حضرات صحابہؓ کے قتل پر ابھارا۔ بنی عامر نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور (چونکہ ابو براء نے ان حضرات کو پناہ دے رکھی تھی تو) انہوں نے کہہ دیا کہ ہم ابو براء کی پناہ کو نہیں توڑ سکتے (جب عامر بن طفیل ان سے مایوس ہوا تو) پھر اس نے بنی سلیم کے قبائل سے مدد چاہی تو عصیہ، رعل اور ذکوان وغیرہ قبائل نے اس کا کہنا مان لیا اور انہوں نے بلاوجہ اور بلاقصور تمام صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ ان میں سے صرف حضرت کعب بن زید انصاریؓ بچ گئے۔ ان میں حیات کی کچھ رمق باقی تھی (لیکن وہ مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے) ایک مدت تک زندہ رہے۔ یہاں تک کہ غزوۂ خندق میں شہید ہوئے۔

غزوۂ بنی لحیان

ابن اسحاق c کہتے ہیں کہ مجھے ہشام نے بتایا کہ رسول اللہ a نے ذی الحجہ، محرم، صفر، ربیع الاوّل اور ربیع الثانی میں مدینہ منورہ قیام فرمایا اور جمادی الاولیٰ میں (غزوۂ بنی لحیان کے لئے) تشریف لے گئے۔ علی بن محمد c کہتے ہیں کہ رسول اللہ a یکم رجمادی الاولیٰ کو شہداء رجیع کا بدلہ لینے کے لئے (دوسو سواروں کو ہمراہ لے کر) بنی لحیان کی طرف تشریف لے گئے۔ بنی لحیان رسول اللہ a کی آمد کی خبر سنتے ہی بھاگ کر پہاڑوں میں جا چھپے۔ (تین روز یہاں قیام فرما کر) آپ a عسفان کی طرف تشریف لے گئے۔ (عسفان مکہ مکرمہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر تہامہ کی حدود میں ایک بڑی بستی کا نام ہے)

غزوۂ ذی قرد

ذی قرد بلاد غطفان کے قریب (یا مدینہ منورہ اور خیبر کے مابین) ایک چشمہ کا نام ہے۔ یہ رسول اللہ a کی اونٹنیوں کی چراگاہ تھی۔ ابن اسحاق c کہتے ہیں کہ عیینہ بن حصن بن بدر فزاری نے (چالیس سواروں کی ہمراہی میں) مدینہ منورہ کی اس چراگاہ پر چھاپہ مارا (اور آپ a کی اونٹنیاں پکڑ کر لے گیا) تو رسول اللہ a اس کے تعاقب کے لئے تشریف لے گئے۔ (حضرت سلمہ بن اکوعؓ جو بڑے تیرانداز تھے دوڑے) اور پانی کے ایک چشمہ پر (جسے ذی قرد کہتے ہیں) جا پکڑا۔ تمام اونٹنیاں ان سے چھڑالیں (اور تیس یمنی چادریں بھی)

فائدہ: غزوہ ذی قرد کی تاریخ کے بارے میں اختلاف ہے۔ طبقات ابن سعد c میں ہے کہ یہ غزوہ ربیع الاوّل ۶ھ میں ہوا۔ امام بخاری c فرماتے ہیں کہ یہ غزوہ ۷ھ میں غزوہ خیبر سے پہلے ہوا۔ مگر تمام علماء اس پر متفق ہیں کہ یہ غزوہ ۶ھ سے پہلے ہوا۔ مکمل تفصیل فتح الباری میں ہے۔

۵ھ کے سرایا

۱...... سریہ عبداللہ بن انیسؓ: ۵ محرم الحرم دوشنبہ کے روز رسول اللہ a کو یہ اطلاع ملی کہ خالد بن سفیان لحیانی آپ a سے جنگ کرنے کے لئے لشکر جمع کر رہا ہے تو آپ a نے حضرت عبداللہ بن انیسؓ کو اس کے قتل کے لئے روانہ فرمایا۔ (چنانچہ عبداللہ بن انیسؓ اس کو قتل کر کے اس کا سر لے کر رسول اللہ a کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے انعام میں اپنا عصا مبارک انہیں دیا)

۲...... سریہ عمرو بن امیہ ضمریؓ: ابوسفیان بن حرب نے رسول اللہ a کے قتل کے لئے ایک اعرابی کو بھیجا۔ وہ اعرابی جب رسول اللہ a کی خدمت میں پہنچا تو آپ a کے اخلاق کریمانہ کو دیکھ کر مسلمان ہوگیا اور آنے کا مقصد بھی بتلا دیا۔ تب آپ a نے حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ اور سلمہ بن اشیمؓ (بعض کتب میں سلمہ بن اسلمؓ مذکور ہے) کو ابوسفیان بن حرب کے قتل کے لئے بھیجا۔ وہ ابوسفیان بن حرب کو تو قتل نہ کر سکے البتہ عبداللہ بن مالک تیمی وغیرہ مشرکین کو قتل کر کے واپس آگئے۔ آپ نے انہیں دعاء خیر دی۔

۳...... سریہ عبداللہ بن رواحہؓ: یہود کا سردار بشیر بن رزام (دیگر کتب میں اسیر بن رزام ہے) رسول اللہ a کے مقابلہ کے لئے تیاری کر رہا تھا۔ آپ a نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو (تیس آدمیوں کی معیت میں) روانہ فرمایا تو ان یہود نے شرارت کی۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور حضرت عبداللہ بن انیسؓ اور دیگر صحابہؓ نے ان کا مقابلہ کر کے تیس کے قریب یہودیوں کو بشیر بن رزام سمیت قتل کر کے آپ a کی خدمت میں پہنچے۔ آپ نے دعاء خیر سے نوازا۔

۴...... سریہ وادی القریٰ: آپ a نے (ماہ رجب میں) حضرت زید بن حارثہؓ کو بنی فزارہ کی سرکوبی کے لئے وادی القریٰ (یہ مدینہ منورہ کے قریب شام کے راستہ پر واقع ایک جگہ کا نام ہے) کی جانب روانہ فرمایا۔ چند صحابہؓ شہید ہوئے اور حضرت زید بن حارثہؓ کو زخم پہنچا۔

۵...... سریہ ام قرفہ: ام قرفہ بنی فزارہ قبیلہ کی ایک عورت کی کنیت ہے (جس کا نام فاطمہ بنت ربیعہ تھا) حضرت زید بن حارثہؓ ایک مرتبہ مال تجارت لے کر شام کو جا رہے تھے۔ بنی فزارہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے حضرت زید بن حارثہؓ کو مارا اور زخمی کر دیا اور سارا مال بھی سلب کر لیا۔

حضرت زیدؓ واپس مدینہ منورہ آ گئے۔تب آپ a نے (دوسری مرتبہ) حضرت زیدؓ کو ان کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر دے کر روانہ فرمایا۔الحمدللہ!یہ لشکر کامیاب واپس ہوا۔

۶...... سریہ عمر بن الخطابؓ: رسول اللہ a نے حضرت عمر بن خطابؓ کو (تیس آدمیوں کے ہمراہ) قارہ کی طرف روانہ فرمایا۔ان لوگوں نے حضرت عمرؓ کی آمد کی خبر سنتے ہی راہ فرار اختیار کی۔حضرت عمرؓ جب وہاں پہنچے تو اس قبیلہ کا کوئی فرد بھی نہ ملا۔بالآخر مظفر ومنصور واپس ہوئے۔

۷...... سریہ بلال بن حارثؓ: رسول اللہ a نے حضرت بلال بن حارث مزنیؓ کو ایک جماعت کے ہمراہ بنی کنانہ کی طرف بھیجا۔وہ لوگ حضرت بلالؓ کی آمد کی اطلاع پاکر بھاگ گئے اور اپنی جگہ خالی کردی۔اس لئے مال غنیمت میں صرف ایک گھوڑا ہاتھ آیا۔

۸...... سریہ بشیر بن سویدؓ: رسول اللہ a نے حضرت بشیر بن سعید جہنیؓ کو ایک جماعت دے کر بنی حارث بن عبد مناف بن کنانہ کی طرف روانہ فرمایا۔اہل قبیلہ حضرات صحابہ کی آمد سن کر ایک جنگل میں جا چھپے۔حضرات صحابہؓ نے اس جنگل کو آگ لگادی۔وہ اس میں جل کر مر گئے۔جب رسول اللہ a کو آکر اطلاع دی تو آپ a نے ان کے جلانے پر ناگواری محسوس فرمائی۔

علی بن محمد c کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا سرایا میں سے جو آخرالذکر تین سرایا ہیں رسول اللہ a ان کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔لیکن سرایا کو اپنے مقاصد کی طرف روانہ فرما کر خود غزوۂ بنی لحیان کے لئے تشریف لے گئے۔پھر عسفان سے ہوتے ہوئے واپس تشریف لے آئے۔

۹...... سریہ ابوعبیدہ بن الجراحؓ: رسول اللہ a نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو قبیلہ طے اور اسد کی طرف بھیجا انہوں نے لشکر اسلام کی آمد کی اطلاع پائی تو اپنے مکانات خالی کر کے بھاگ گئے۔چنانچہ بلاجنگ وجدال حضرت ابوعبیدہؓ واپس لوٹے۔

۱۰...... سریہ عمر بن خطابؓ: اسی سال رسول اللہ a نے امیرالمؤمنین حضرت عمر بن خطابؓ کا سریہ مقام تربہ جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک بستی ہے (جہاں بنوہوازن کے بقیہ کافر آباد تھے) کی طرف روانہ فرمایا۔جب ان کفار کو حضرت عمرؓ کی روانگی کا علم ہوا تو اپنی زمین چھوڑ کر بھاگ نکلے۔چنانچہ حضرت امیرالمؤمنینؓ بغیر جدال وقتال کے واپس تشریف لے آئے۔

۱۱...... سریہ محمد بن مسلمہؓ بسوئے قرطاء: اور اسی سال رسول اللہ a نے (تیس سوار) حضرت محمد بن مسلمہؓ کی سرکردگی میں قرطاء کی جانب جو بنی کلاب کی بستی ہے روانہ فرمایا۔انہوں نے سب سے پہلے بنی جعفر کا رخ کیا۔وہ ان کی آمد سن کر بھاگ گئے۔پھر دوسروں پر چھاپہ مارا تو (دس آدمی ان کے قتل ہوئے اور باقی) بھاگ گئے۔کچھ صحابہ زخمی اور شہید ہوئے اور حضرت محمد بن مسلمہؓ صحیح

وسالم رہے (اور اس سریہ نے اہل یمامہ کے سردار ثمامہ بن اثال کو قید کر لائے اور بالآ خر وہ مسلمان ہوگئے) اور حضرت محمد بن مسلمہؓ مال غنیمت لے کر واپس ہوئے۔

۱۲...... سریہ بشیر بن سعدؓ: اسی سال رسول اللہ a نے حضرت بشیر بن سعدؓ کا سریہ (جن کا تعلق بنوحارث بن خزرج سے ہے) بنومرہ کی طرف فدک بھیجا۔ وہاں بنومرہ اور مسلمانوں کے مابین شدید جنگ ہوئی۔ حضرت بشیر بن سعدؓ کے جملہ رفقاء شہید ہوگئے اور خود زخمی حالت میں واپس مدینہ لوٹے۔

۱۳...... سریہ غالب بن عبداللہ اللیثیؓ: اور اسی سال ہی رسول اللہ a نے حضرت بشیرؓ کے ساتھیوں کا بدلہ لینے کے لئے حضرت غالب بن عبداللہ لیثیؓ کا سریہ ساٹھ سواروں کی معیت میں (فدک کی طرف) روانہ فرمایا۔ بالآ خر حضرت غالبؓ کا سریہ غالب ہی رہا اور مال غنیمت لے کر مدینہ لوٹا۔

۱۴...... سریہ غالب بن عبداللہ اللیثیؓ: خلیفہ بن خیاط c کہتے ہیں کہ ہمیں بکر c نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابن اسحاق c نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یعقوب بن عطاء نے مسلم بن جندب بن مکیث الجھنی سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا۔ مسلم بن جندب کہتے ہیں کہ رسول اللہ a نے حضرت غالب بن عبداللہؓ کو مقام کدید کی جانب بنوملوح پر حملہ کرنے کے لئے ایک جماعت کے ساتھ بھیجا۔ ان حضرات نے وہاں پہنچ کر شب خون کیا اور ان کے اونٹ ہانک کر مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔ (بنوملوح کی ایک جماعت مسلمانوں کے تعاقب میں دوڑی۔ اللہ کی جانب سے ایسی زوردار بارش ہوئی کہ گویا مسلمانوں اور کافروں کے درمیان پانی سے بھری ایک وادی حائل تھی۔ وہ مسلمانوں تک نہ پہنچ پائے) اور حضرت غالبؓ مسلمانوں کی معیت میں صحیح وسالم مدینہ پہنچے۔

فائدہ: کدید ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے بیالیس میل کے فاصلہ پر عسفان اور قدید کے مابین واقع ہے۔ یہاں قبیلہ بنوملوح آباد تھا۔

دعائے مغفرت کی اپیل

۲۳ /اگست ۲۰۱۶ء بروز منگل کو محترم جناب محمد اشرف شیخوپورہ کی دختر ۲۰ سال کی عمر میں داغ مفارقت دے گئی۔ مرحومہ ختم نبوت سے والہانہ محبت کرنے والی تھی اور آخری دم تک ختم نبوت سے محبت اور ردقادیانیت کا درس دیتی رہی۔ مرحومہ ماہنامہ لولاک کی مستقل قاریہ تھیں۔ قارئین کرام سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی اپیل کی جاتی ہے۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا تاسیسی اجلاس

علماء کنونشن ...... خطبہ صدارت

امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوری v

تحریک آزادی ہند کے آخری دور میں جمعیۃ علماء اسلام کی شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی v اور آپ کے گرامی قدر رفقاء نے بنیاد رکھی۔ پاکستان بننے کے بعد ضرورت محسوس کی گئی کہ جمعیۃ علماء اسلام کا احیاء کیا جائے۔ چنانچہ مختلف اکابر علماء حضرات کی کوشش وکاوش سے ۷،۸،۹/اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ملتان میں ملک بھر کے علماء کرام کا نمائندہ اجتماع منعقد ہوا۔ اس میں پنجاب وبہاولپور سے ۱۰۶، سرحد خیبر پختونخواہ سے ۳۷، کوئٹہ بلوچستان، کراچی وسندھ سے ۹ حضرات نے شرکت فرمائی۔ کل حاضری ۱۵۲ تھی۔ یہ ۱۵۲ حضرات، اکابر علماء کرام، جمعیۃ علماء اسلام کے پاکستان میں تاسیسی اجلاس میں شرکت فرما ہوئے۔

آپ دیکھیں گے کہ شرکاء میں تنظیم اہل سنت کے مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری v، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری v کے صاحبزادہ مولانا سید عطاء المنعم شاہ بخاری v اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنمایان میں سے مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی v، مولانا محمد علی جالندھری v، مولانا لال حسین اختر، مولانا عبدالرحمٰن میانوی v، جامعہ خیر المدارس ملتان کے بانی حضرت مولانا خیر محمد جالندھری v اور آپ کے صاحبزادہ مولانا محمد شریف جالندھری v یہ تمام حضرات اس اجلاس میں شریک تھے۔ اس وقت (۱۹۵۶ء) میں اپنے مکتب فکر کی تمام جماعتوں اور نامور شخصیات کی مساعی جمیلہ اور تائید جمعیۃ علماء اسلام کو حاصل تھی۔

الحمدللہ! جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی اسی قلبی رفاقت اور تعاون باہمی کا کرشمہ ہے کہ حضرت امیر شریعت v کے وصال کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کا جو پہلا اجلاس ملتان میں منعقد ہوا اس میں قائد جمعیۃ علماء اسلام، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود v بھی شریک تھے۔ اس دن سے لے کر اس وقت تک مجلس اور جمعیۃ کا اشتراک واعتماد باہمی باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ تک کے لئے برقرار رکھے۔ اس زمانہ ۱۹۵۶ء کے پہلے اجلاس کی کارروائی اور حضرت لاہوری v کے خطبہ صدارت پر مشتمل پوری کارروائی پر حامل ایک پمفلٹ شائع کیا گیا تھا۔ اس میں (۱) شرکاء کا نام۔ (۲) خطبہ صدارت۔ (۳) جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب۔ (۴) جمعیۃ علماء اسلام کا پہلا دستور۔ (۵) ہنگامی امداد کنندگان حضرات کے اسماء گرامی۔

(۶) ماہوار امداد کنندگان کی فہرست۔ (۷) قرارداد ہائے تعزیت ایسے عنوانات شامل تھے۔ وہ پمفلٹ غازی خدا بخش ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور نے شائع کیا۔ جس کو مکمل ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کے اس شمارہ میں ہم من وعن شائع کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ یہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں تاسیسی اجلاس کی پہلی کارروائی ہے۔ جسے مولانا عبدالقادر قاسمی نے مرتب کیا اور حضرت لاہوری v کی منظوری سے شائع ہوا۔

یاد رہے حضرت لاہوری v کے خطبہ صدارت میں آپ مولانا محمد علی جالندھری v، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری v اور عقیدہ ختم نبوت کے متعلق حضرت امام لاہوری v کے وقیع کلمات کو بھی ملاحظہ کریں گے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کی عالمی صد سالہ کانفرنس ۷، ۸، ۹ر اپریل ۲۰۱۷ء پشاور کو مثالی طور پر کامیاب فرمائیں۔ اپنے مسلک کی تمام جماعتوں، اداروں، شخصیات کو یوم اوّل کی طرح آج بھی جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ معاونت کرنے کا جذبہ نصیب فرمائیں کہ جمعیۃ کی کامیابی ہم سب کی کامیابی ہے۔ (ادارہ)

علماء اسلام مغربی پاکستان کی ملتان میں شاندار کنونشن اور اغراض ومقاصد مع قواعد وضوابط

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان منظور شدہ باجلاس زیر صدارت حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری
شائع کردہ: غازی خدا بخش ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان، اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

مغربی پاکستان کے علماء اسلام کی کنونشن

مقصد اجتماع

ملتان کے علماء حضرات کے ایک اجلاس میں تنظیم کے سلسلے میں یہ طے ہوا کہ ۷، ۸، ۹ر اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ملتان میں تمام مغربی پاکستان کے علماء کی ایک کنونشن بلائی جائے۔ اس میں تمام علمائے کرام کے سامنے ان کے فرائض پیش کئے جائیں اور احساس دلایا جائے کہ علماء کرام کی تنظیم اس پرفتن دور میں کتنی ضروری ہے اور ایک عملی خاکہ تیار کریں۔ خداوند قدوس جل وعلیٰ کی ذات سے امید واثق ہے کہ وہ محض اپنی عنایت سے کوئی راہ کھول دے گا اور اس افراتفری اور انتشار کو ختم کر دے گا جو آج نظر آرہا ہے اس کا اگلا قدم کیا ہوگا اور لائحہ عمل کیا تیار ہوگا۔ اس کا فیصلہ خود کنونشن کرے گی۔

مجلس استقبالیہ اور اس کے عہدہ دار

چنانچہ ایک مجلس استقبالیہ قائم کی گئی جس کے صدر حضرت مولانا احمد علی لاہوری c امیر انجمن خدام الدین لاہور اور ناظم مولانا مفتی محمود ملتانی c مقرر ہوئے۔

اسماء شرکاء

تمام مغربی پاکستان کے قریباً دوصد چیدہ چیدہ علماء کرام کو ملتان کنونشن میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ الحمدللہ! سرحد، پنجاب، بہاولپور، خیرپور، سندھ، کوئٹہ بلوچستان اور کراچی تک کے ایک سو باون علماء کرام شریک ہوئے۔ جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

حضرات بہاولپور، پنجاب

۱...... حضرت مولانا قاضی محمد احسن (ضلع ملتان)
۲...... حضرت مولانا غلام رسول (ضلع ملتان)
۳...... حضرت مولانا محمد اصغر علی (ضلع سرگودھا)
۴...... حضرت مولانا محمد امیر (ضلع بہاولنگر)
۵...... حضرت مولانا نیاز محمد (بہاولنگر)
۶...... حضرت مولانا محمد شاہ (میانوالی)
۷...... حضرت مولانا بشیر احمد (میانوالی)
۸...... حضرت مولانا مفتی غلام حسین (جھنگ شہر)
۹...... حضرت مولانا حافظ محمد عمر (مظفرگڑھ)
۱۰...... حضرت مولانا عبداللطیف (جہلم)
۱۱...... حضرت مولانا ابوالخیر (بہاولنگر)
۱۲...... حضرت مولانا عبدالحنان (راولپنڈی)
۱۳...... حضرت مولانا عبدالحکیم (راولپنڈی)
۱۴...... حضرت مولانا قاری محمد امین (راولپنڈی)
۱۵...... حضرت مولانا مولابخش (راولپنڈی)
۱۶...... حضرت مولانا محمد سعید (ضلع راولپنڈی)
۱۷...... حضرت مولانا محمود شاہ (ضلع منٹگمری)
۱۸...... حضرت مولانا دوست محمد (ضلع ملتان)
۱۹...... حضرت مولانا بشیر احمد (ضلع سیالکوٹ)
۲۰...... حضرت مولانا قائم الدین (ضلع ملتان)
۲۱...... حضرت مولانا محمد امیر (ضلع ملتان)
۲۲...... حضرت مولانا غلام قادر (ملتان شہر)
۲۳...... حضرت مولانا عبدالعزیز (ریاست بہاولپور)
۲۴...... حضرت مولانا حبیب اللہ گمانوی (ریاست بہاولپور)
۲۵...... حضرت مولانا محمد اسماعیل (ٹوبہ ٹیک سنگھ)
۲۶...... حضرت مولانا صدرالدین (ٹوبہ ٹیک سنگھ)
۲۷...... حضرت مولانا عبدالواحد (گوجرانوالہ)
۲۸...... حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی (لاہور)
۲۹...... حضرت مولانا محمد امین (شیخوپورہ)
۳۰...... حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن (شیخوپورہ)
۳۱...... حضرت مولانا ضیاءالدین (ضلع کیمبل پور)
۳۲...... حضرت مولانا عبدالحئی (کیمبل پور)
۳۳...... حضرت مولانا عبدالکریم (ضلع مظفرگڑھ)
۳۴...... حضرت مولانا حکیم شریف الدین (ضلع سرگودھا)
۳۵...... حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن (ضلع سرگودھا)
۳۶...... حضرت مولانا کریم الدین (جہلم)
۳۷...... حضرت مولانا مفتی محمد شفیع (سرگودھا)
۳۸...... حضرت مولانا صالح محمد (سرگودھا)
۳۹...... حضرت مولانا صدرالدین شاہ (خانگڑھ)
۴۰...... حضرت مولانا قاضی عبداللہ (ڈیرہ غازیخان)
۴۱...... حضرت مولانا غلام اللہ خان (راولپنڈی)
۴۲...... حضرت مولانا سید عنایت اللہ بخاری (گجرات)
۴۳...... حضرت مولانا محمود شاہ (راولپنڈی)
۴۴...... حضرت مولانا علی محمد (ملتان شہر)

۴۵...... حضرت مولانا غلام قادر (مگھیانہ)

۴۶...... حضرت مولانا سعید احمد (ضلع مظفرگڑھ)

۴۷...... حضرت مولانا فقیر اللہ (ضلع مظفرگڑھ)

۴۸...... حضرت مولانا سید حامد میاں (لاہور شہر)

۴۹...... حضرت مولانا محمد عمر (ضلع مظفرگڑھ)

۵۰...... حضرت مولانا محمد حسین (ضلع ملتان)

۵۱...... حضرت مولانا عبدالقادر (ضلع ملتان)

۵۲...... حضرت مولانا دوست محمد (ضلع ملتان)

۵۳...... حضرت مولانا فضل محمد (ریاست بہاولپور)

۵۴...... حضرت مولانا قمرالدین (ریاست بہاولپور)

۵۵...... حضرت مولانا بشیر احمد (ریاست بہاولپور)

۵۶...... حضرت مولانا فقیر محمد (ضلع مظفرگڑھ)

۵۷...... حضرت مولانا قاضی محمود الحسن (ضلع مظفرگڑھ)

۵۸...... حضرت مولانا غلام محمد (ضلع ملتان)

۵۹...... حضرت مولانا محمد علی جالندھری (ملتان شہر)

۶۰...... حضرت مولانا عطاء المنعم شاہ بخاری (ملتان شہر)

۶۱...... حضرت مولانا غلام محمد (ملتان شہر)

۶۲...... حضرت مولانا محمد امین شاہ (ضلع ملتان)

۶۳...... حضرت مولانا ارشاد احمد (ضلع مظفرگڑھ)

۶۴...... حضرت مولانا عبدالمالک (ضلع مظفرگڑھ)

۶۵...... حضرت مولانا عطاء محمد (ضلع مظفرگڑھ)

۶۶...... حضرت مولانا الٰہی بخش (ضلع ملتان)

۶۷...... حضرت مولانا جان محمد (ریاست بہاولپور)

۶۸...... حضرت مولانا خان محمد (ضلع ملتان)

۶۹...... حضرت مولانا محمد بخش (ضلع ملتان)

۷۰...... حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری (ملتان شہر)

۷۱...... حضرت مولانا حکیم حنیف اللہ (ملتان شہر)

۷۲...... حضرت مولانا مفتی ضیاء الحسن لدھیانوی (منٹگمری)

۷۳...... حضرت مولانا عبداللہ خاں (منٹگمری)

۷۴...... حضرت مولانا ضیاء الدین (منٹگمری)

۷۵...... حضرت مولانا غازی خدا بخش (لاہور)

۷۶...... حضرت مولانا محمد قاسم (ریاست بہاولپور)

۷۷...... حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ (ملتان شہر)

۷۸...... حضرت مولانا شہاب الدین (ضلع میانوالی)

۷۹...... حضرت مولانا قادر بخش (مظفرگڑھ)

۸۰...... حضرت مولانا اقبال احمد (لاہور شہر)

۸۱...... حضرت مولانا محمد شریف کاشمیری (ملتان شہر)

۸۲...... حضرت مولانا محمد شریف جالندھری (ملتان شہر)

۸۳...... حضرت مولانا جمال الدین (ملتان شہر)

۸۴...... حضرت مولانا خیر محمد جالندھری (ملتان شہر)

۸۵...... حضرت مولانا ملک عبدالغفور انوری (ملتان شہر)

۸۶...... حضرت مولانا مفتی محمد شفیع (ملتان شہر)

۸۷...... حضرت مولانا عبدالکریم (ملتان شہر)

۸۸...... حضرت مولانا قاری محمد ابراہیم (ملتان شہر)

۸۹...... حضرت مولانا خواجہ عبدالرشید صدیقی (ملتان شہر)

۹۰...... حضرت مولانا قاری حافظ محمد رفیع (ملتان شہر)

۹۱...... حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی (لاہور شہر)

۹۲...... حضرت مولانا محمد عبداللہ (ضلع ملتان)

۹۳...... حضرت مولانا عنایت اللہ (لائل پور)

۹۴...... حضرت مولانا شرف الحق محمود (ملتان شہر)

۹۵...... حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری (ملتان شہر)

۹۶...... حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانوی (ملتان شہر)

۹۷...... حضرت مولانا مفتی محمود (ملتان شہر)

۹۸...... حضرت مولانا عبدالقادر (ملتان شہر)

۹۹...... حضرت مولانا مسعود احمد (ملتان شہر)

۱۰۰...... حضرت مولانا لال حسین (ملتان شہر)

۱۰۱...... حضرت مولانا محمد یعقوب (ملتان شہر)
۱۰۲...... حضرت مولانا خدا بخش (ملتان شہر)
۱۰۳...... حضرت مولانا احمد علی لاہوری (لاہور شہر)
۱۰۴...... حضرت مولانا نذیر احمد (رحیم یار خان)
۱۰۵...... حضرت مولانا قاضی احسان احمد (ضلع ملتان)
۱۰۶...... حضرت مولانا محمد عمر لدھیانوی (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

کوئٹہ، سندھ کراچی

۱...... حضرت مولانا فضل احمد (کراچی)
۲...... حضرت مولانا عبدالعزیز (ضلع لاڑکانہ)
۳...... حضرت مولانا مفتی رشید احمد (خیر پور)
۴...... حضرت مولانا امداد اللہ (خیر پور)
۵...... حضرت مولانا عرض محمد (کوئٹہ)
۶...... حضرت مولانا نیاز محمد (کوئٹہ)
۷...... حضرت مولانا قاضی گل محمد (کوئٹہ)
۸...... حضرت مولانا محمد عبداللہ (نواب شاہ)
۹...... حضرت مولانا خیر محمد (مستونگ، بلوچستان)

سرحد (خیبر پختونخواہ)

۱...... حضرت مولانا سید گل بادشاہ (ضلع مردان)
۲...... حضرت مولانا قاضی شمس الدین (ہزارہ)
۳...... حضرت مولانا عطاء محمد (ڈیرہ اسماعیل خان)
۴...... حضرت مولانا جان محمد (ضلع بنوں)
۵...... حضرت مولانا نور محمد (ضلع بنوں)
۶...... حضرت مولانا علاؤالدین (ڈیرہ اسماعیل خان)
۷...... حضرت مولانا عبدالقدوس (ڈیرہ اسماعیل خان)
۸...... حضرت مولانا عبدالحق (ڈیرہ اسماعیل خان)
۹...... قاضی عطاء محمد (ڈیرہ اسماعیل خان)
۱۰...... حضرت مولانا محمود (ڈیرہ اسماعیل خان)
۱۱...... حضرت مولانا عبدالحئی (ہزارہ)
۱۲...... حضرت مولانا ڈاکٹر محمد ہارون (ہزارہ)
۱۳...... حضرت مولانا محمد عبداللہ (ہزارہ)
۱۴...... حضرت مولانا حافظ محمد زکریا (ہزارہ)
۱۵...... حضرت مولانا خلیل الرحمٰن (ہزارہ)
۱۶...... حضرت مولانا غلام غوث (ہزارہ)
۱۷...... حضرت مولانا اکبر خان (ڈیرہ اسماعیل خان)
۱۸...... حضرت مولانا محمد سرفراز (ڈیرہ اسماعیل خان)
۱۹...... حضرت مولانا خادم محمد (ڈیرہ اسماعیل خان)
۲۰...... حضرت مولانا نیاز محمد (بنوں)
۲۱...... حضرت مولانا صاحبزادہ حامد میاں (ڈیرہ اسماعیل خان)
۲۲...... حضرت مولانا محمد (ڈیرہ اسماعیل خان)
۲۳...... حضرت مولانا قاضی محمد نواز (ہزارہ)
۲۴...... حضرت مولانا محمد ایوب (ضلع ہزارہ)
۲۵...... حضرت مولانا پیر مبارک شاہ (ضلع ہزارہ)
۲۶...... حضرت مولانا سعید الدین (ضلع ہزارہ)
۲۷...... حضرت مولانا قاضی عبدالحکیم (کلاچی)
۲۸...... حضرت مولانا حافظ عبدالرشید (ڈیرہ اسماعیل خان)
۲۹...... حضرت مولانا محمد اکبر خان (ڈیرہ اسماعیل خان)
۳۰...... حضرت مولانا میاں محمد شفیق (چارسدہ)
۳۱...... حضرت مولانا احسان اللہ (مردان)
۳۲...... حضرت مولانا عبدالحئی (ضلع ہزارہ)
۳۳...... حضرت مولانا قاضی نصر اللہ (ضلع بنوں)
۳۴...... حضرت مولانا حافظ محمود (ڈیرہ اسماعیل خان)
۳۵...... حضرت مولانا مہربان (ڈیرہ اسماعیل خان)
۳۶...... حضرت مولانا محمد علی (کرک، ضلع بنوں)
۳۷...... حضرت مولانا شمس الحق (پشاور)

۱......	پنجاب وبہاولپور سے	۱۰۶	حضرات
۲......	سرحد (خیبر پختونخواہ) سے	۳۷	حضرات
۳......	کوئٹہ بلوچستان، کراچی سندھ سے	۹	حضرات
	کل	۱۵۲	حضرات

کنونشن کا افتتاح

۸/اکتوبر ۱۹۵۶ء کو بمقام ملتان، خان محمد بہرام بلڈنگ (چوک فوارہ بالمقابل سول ہسپتال ملتان) کے ہال میں کنونشن کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا خدابخش صاحب ملتانی منعقد ہوا۔ مولانا سید حامد میاں صاحب نے قرآن حکیم کی تلاوت فرمائی۔ ازاں بعد حضرت صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا خطبہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ استقبالیہ

از: حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفےٰ . اما بعد!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! حضرات علماء کرام وفضلاء عظام۔ آپ کے اس مقدس اجتماع کی تجویز دراصل ملتان کے حضرات علماء کرام کے ذہن میں آئی ہے۔ انہوں نے آپ حضرات کو یہاں تشریف لانے کی تکلیف دی۔ ہرایک اجتماع کے بلانے کے لئے یہ قاعدہ ہے کہ کسی ایک شخص کو داعی تجویز کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان حضرات نے باہمی مشورہ میں اس عاجز کا نام بحیثیت داعی کے تجویز فرمایا۔ جب مجھے لاہور میں اس تجویز کی اطلاع دی گئی تو میں نے انکار کردیا اور عرض کی کہ مجھ سے بہتر آدمی موجود ہیں۔ مثلاً حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کا ذکر میں نے کیا کہ وہ علماء کرام کی مقدس جماعت کے بہترین صدر ہوسکتے ہیں اور میں نے اپنا کچھ عذر بھی پیش کیا۔ اس پر ان حضرات نے واضح طور پر فرمایا کہ سردست تمہارا نام بحیثیت صدر استقبالیہ کے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ جب سب حضرات اکٹھے ہوں گے تب مستقل صدر کا انتخاب کرلیا جائے گا۔ اس تصفیہ کے بعد بندہ نے آپ کی تشریف آوری کا داعی ہونے کی خدمت قبول کرلی۔

مقصد اجتماع

مجوزین حضرات کے ذہن میں مقصد اجتماع یہ ہے جس کی مجھے اطلاع دی گئی تھی۔ ’’یہاں ملتان کے علماء کی ایک میٹنگ میں تنظیم کے سلسلہ میں یہ طے ہوا کہ ۷،۸،۹/اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ملتان میں تمام مغربی پاکستان کے علماء کی ایک کنونشن بلائی جائے۔ اس میں تمام علماء کے سامنے ان کے فرائض پیش کریں اور احساس دلائیں کہ علماء کرام کی تنظیم اس پرفتن دور میں کتنی ضروری ہے اور ایک عملی خاکہ تیار کریں۔ خداوند

قدوس جل وعلیٰ کی ذات اقدس سے امید واثق ہے کہ وہ محض اپنی عنایت سے کوئی راہ کھول دے گا اور اس افراتفری اور انتشار کوختم کردے گا جو آج نظر آرہا ہے۔اس کا اگلا قدم کیا ہوگا۔اس کا فیصلہ خود کنونشن کرے گی۔’’حضرات! ملتان کے علماء کرام کے ذہنی تخیل کی قلمی تصویر ہے جو میں نے عرض کردی ہے۔

خیر مقدم

زندہ دل، بیدار مغز، حضرات علماء کرام ملتان کی اس تجویز کا میں بھی خیر مقدم کرتا ہوں۔حضرت سیدالمرسلین خاتم النّبیین فخر الاولین والآخرین کی سرکار نے جو عہدہ آپ کو عطاء فرمایا ہے وہ کسی جماعت کو نصیب نہیں۔آپ ہی کے حق میں ’’فضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ اوناکم‘‘ کا ارشاد صادر ہوا تھا۔آپ a ہی کے حق میں ’’ان اللہ وملائکته واهل السمٰوٰت والارض حتی النملة فی جحرها وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر‘‘ فرمایا گیا تھا۔

اللہ جل شانہ کی ذمہ داری پوری کرنے کے لئے آپ ہی بہترین آلہ کار بن سکتے ہیں

آپ حضرات کے سامنے ایسی چیزیں پیش کرنا ایسا ہے جیسا لقمان را حکمت آموختن۔مگر میں اپنے عندیہ کو واضح کرنے کے لئے یہ چیزیں عرض کررہا ہوں۔قرآن مجید میں اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے: ’’انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (الحجر)‘‘ اس ذمہ داری کو معرض وجود میں لانے والے نمبر اوّل علماء کرام ہی ہو سکتے ہیں۔آپ حضرات ہی نے عمر عزیز کا معتد بہ حصہ اس مقدس کتاب کے سمجھنے کے لئے صرف کیا ہے۔وہ علوم جو اس کے سمجھنے کے آلہ کار ہیں مثلاً علم الصرف اور علم النحو وغیرہ آپ نے علم حدیث حاصل کیا تاکہ قرآن مجید میں جو مراد الٰہی ہے وہ رسول اللہ a کے قول وفعل سے معلوم ہو سکے۔علم حدیث حاصل کرنے کے لئے علم اصول حدیث پڑھا۔حاصل یہ ہے کہ تمام مبادی دراصل قرآن مجید کا صحیح مفہوم سمجھنے کی خاطر حاصل کئے گئے۔سوائے آپ کی اس مقدس جماعت کے حضور انور a کی امت میں اور کوئی ایسی جماعت نہیں جو اس محنت شاقہ اور اس عرق ریزی سے قرآن مجید کا مفہوم سمجھنے کی سعی بلیغ کرے۔ذالک فضل اللہ یوتیه من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم!

علماء کرام کے اسلاف کی برکت

حضرات آپ ہی کے اسلاف علماء کرام کی اشاعت قرآن مجید کی یہ برکت ہے کہ آج چودھویں صدی ہجری میں بھی صحیح اور اصلی معنی میں قرآن مجید کو سمجھنے والے اور اس کی نشر واشاعت کرنے والے علماء کرام سینکڑوں کی تعداد میں سطح دنیا پر موجود ہیں۔اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے انہیں جزاء خیر عطاء فرمائے۔ان کی قبروں کو ریاض الجنہ بنائے اور جنت الفردوس بنائے۔آمین یا اله العالمین!

علماء کرام مصروف عمل ہیں

میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ الحمدللہ! حق پرست علماء کرام کی ایک معتد بہ جماعت مصروف عمل ہے اور وہ قرآن مجید کی اشاعت حسب توفیق اپنی اپنی جگہ پر کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو قبول فرمائے۔ آمین!

اجتماعی طاقت کی حاجت

اشاعت دین کے بعض کام ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے کرنے کے لئے اجتماعی طاقت کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ آج کے اجتماع کی اصلی غرض یہی ہے کہ ضرورت پیش آئے تو علماء کرام مجتمع ہوکر بھی اس کام میں حصہ لیں۔ حضرات آپ جانتے ہیں کہ اگر ایک کا عدد لکھا جائے تو وہ ایک کہلاتا ہے اور اگر اس کے ساتھ ایک دوسرا عدد ایک کا لکھا جائے تو وہ گیارہ کا عدد بن جاتا ہے اور اگر اس کے ساتھ ایک اکائی لکھ دی جائے تو ایک سو گیارہ بن جاتے ہیں اور اگر ایک اکائی اور بڑھادی جائے تو ایک ہزار ایک سو گیارہ کا عدد بن جائے گا۔ علیٰ ہذہ القیاس! آپ حضرات بیک وقت بیک آواز ہوکر جو کام کریں گے اس کی طاقت مذکور الصدر عدد کی طرح بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ اس کا اثر عوام اور خواص پر تو بجائے خود رہا بلکہ حکام پر بڑا زبردست پڑے گا۔ ابھی چار سال کا ختم نبوت والا واقعہ آپ کے سامنے گزرا ہے۔ علمائے کرام نے بیک آواز ہوکر ختم نبوت کا نعرہ لگایا اور ختم نبوت کے تاج کی حفاظت کے لئے یک زبان ہوکر مسلمانوں کو ختم نبوت کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کی دعوت دی۔ مسلمانوں نے علماء کرام کی دعوت پر لبیک کہی اور حکومت پاکستان کی بھی پرواہ نہیں کی۔ چھاتیوں میں گولیاں کھائیں۔ لیکن آپ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ حکومت کے ذمہ وار تعجب سے کہتے تھے کہ ہمیں یہ علم نہیں تھا کہ یہ مساجد کے بوریا نشین حجروں سے نکل کر میدان میں آئیں گے اور قید وبند کی پرواہ نہ کرتے ہوئے میدان میں کود پڑیں گے اور ان کے جھنڈے کے نیچے عوام، شمع پر پروانے کی طرح آجمع ہوں گے۔

حضرات! یہ ملک انگریز کے زمانہ میں کفرستان تھا۔ اس وقت میں کہا کرتا تھا کہ ہماری زبان میں وہ طاقت ہے جو انگریز کی توپ میں نہیں ہے۔ مثلاً ہمارا آتش فشاں اور سحر بیاں مقرر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری انگریز کی فوج میں بھرتی روکنے کے لئے منبر پر آ کھڑا ہوا اور انگریز بھرتی ہونے والوں کو ہزار طرح کے لالچ دے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ امید واثق ہے کہ ایک مسلمان بھی بھرتی نہیں ہوگا۔ بہرحال میں عرض کروں گا اگرچہ آپ حضرات انفرادی طریقہ پر اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اب پاکستان کو صحیح معنی میں پاکستان بنانے کے لئے آپ کی متفقہ طاقت اور آپ کے عزم بالجزم اور مسلسل سعی بلیغ کی ضرورت ہے۔

پاکستان بنانے میں علماء کرام کا حصہ

حضرات! ابھی تقریباً دو ماہ کا عرصہ گزرا ہے کہ ہندوستان کے وزیراعظم مسٹر جواہر لعل نہرو نے پاکستانی حکومت کو طعنہ دیا تھا کہ آپ میں کون انقلابی ہے یعنی حکومت پاکستان کے موجودہ برسر اقتدار طبقہ میں کون ہے، جس نے ہندوستان کو انگریز کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے جیلوں کی ہوا کھائی ہو یا مصیبتیں برداشت کی ہوں۔ اس کے جواب میں ہمارے ون یونٹ کے وزیراعظم ڈاکٹر خان صاحب نے یہی جواب دیا تھا کہ ہمارے علماء کرام نے انگریزی سامراج سے ٹکر لگانے میں عمریں صرف کیں اور علماء کرام میں سے حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سندھی c کا خاص طور پر نام لیا تھا جو دراصل استاذ العلماء مجاہد اعظم حکومت برطانیہ کی بیخ کنی کے علمبردار اسیر مالٹا شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب c کے خدام میں سے ایک تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وزیراعظم ڈاکٹر خاں صاحب کو اس زنجیر کا علم نہیں تھا۔ ورنہ شیخ الہند c اور ان کے کئی خدام کے نام نامی سنہری حروف میں لکھوا کر مسٹر نہرو کو بھیج سکتے تھے۔

حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سندھی کے باعث علماء کرام کی گرفتاریاں

حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سندھی کے ریشمی خطوط جو انگریز کے ہاتھ آ گئے تھے ان کی بناء پر ۱۹۱۶ء کے آخر میں صوبہ سندھ، ریاست بہاولپور، صوبہ پنجاب اور دہلی سے علمائے کرام کی گرفتاریاں ہوئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

صوبہ سندھ سے

ا...... مولانا ومقتدانا حضرت مولانا تاج محمود c، (شاہ صاحب امروٹی) ضلع شکارپور سندھ کے رہنے والے تھے۔ انگریز انہیں گرفتار کر کے کراچی لے گیا اور وہاں سے اپنی کرامت سے رہا ہو کر کراچی ان دنوں بمبئی سے ملحق تھا۔ کراچی میں کمشنر رہتا تھا۔ ان کے پہنچنے کے بعد کمشنر صاحب کی میم کو پیٹ میں سخت درد شروع ہوا۔ ڈاکٹر علاج کر کے عاجز آ گئے۔ کسی نے کمشنر صاحب سے کہا کہ اس سے دعا کرایئے۔ کمشنر صاحب میم صاحبہ کو موٹر پر بٹھا کر حضرت کے پاس لے آیا اور دعا کی درخواست کی۔ حضرت نے یہ دعا فرمائی۔ اللہ یہ ہیں تو تیرے دین کے دشمن۔ مگر اس سفید داڑھی کی لاج رکھ لے۔ میم کو فوراً شفا ہوگئی۔ یہ کرامت دیکھ کر وہ ڈر گیا کہ میں نے جو تکلیف ان کو دی اس کی سزا میں ابھی میرا گھر تباہ ہونے والا تھا۔ اگر میں نے کوئی اور قدم اٹھایا تو جانے مجھ پر کیا آفت نازل ہوگی۔ اس نے حضرت کو فوراً گھر واپس بھیج دیا۔ ۲...... حضرت مولانا شیخ عبدالرحیم صاحب مرحوم حیدرآباد سندھ کے رہنے والے تھے۔ ان کی گرفتاری کا وارنٹ نکلا اور وہ مفرور ہو گئے۔ انگریز انہیں گرفتار نہیں کر سکا اور ان کی وفات بھی کہیں مفروری کی حالت میں ہوئی۔

ریاست بہاولپور سے

ا......مولانا ومقتدانا ومربینا حضرت مولانا خلیفہ غلام محمد c، سجادہ نشین دین پور شریف۔

۲......حضرت مولانا عبدالقادر صاحب c۔۳......حضرت مولانا عبداللہ صاحب (جو زندہ ہیں)

صوبہ پنجاب سے

ا......حضرت مولانا ابومحمد احمد صاحب c چکوالی مسجد صوفی کشمیری بازار لاہور۔۲......حضرت مولانا عبدالحق صاحب c مالک رفاہ عام سٹیم پریس لاہور۔

پانی پت سے

ا...... حضرت مولانا محمداللہ صاحب c

دہلی سے

ا...... یہ گنہگار (احمد علی) جو آپ کے سامنے کھڑا ہے۔ جب کہ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سندھی، دہلی میں اپنے قائم کردہ مدرسہ نظارۃ المعارف القرآنیہ میں مجھے اپنا قائم مقام کر کے خود کابل تشریف لے گئے تھے۔

ایک دن ایک وقت

جتنے حضرات علماء کرام کی گرفتاری کا ذکر کر چکا ہوں یہ سب ایک دن ایک ہی وقت میں انگریز نے ماہی گیر کی طرح جال ڈال کر گرفتار کئے تھے۔

ایک بھی کانگریسی نہیں تھا

جتنے حضرات کا سابقہ سطور میں ذکر کر چکا ہوں ان میں سے یقین سے کہہ سکتا ہوں ایک بھی کانگریسی نہیں تھا۔ان حضرات کے قلوب اسی جذبہ سے معمور تھے کہ انگریز کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔ تاکہ یہاں پھر اسلام کی حکومت قائم کی جاسکے۔

انگریز تو ان حضرات پر سازش کا کیس چلانا چاہتا تھا۔جس کی سزا پھانسی یا کالا پانی تھا۔مگر اللہ تعالیٰ کی طاقت سب دنیا کی سلطنتوں سے زیادہ زبردست ہے۔ ان گرفتار شدگان میں سے بعض حضرات یقیناً اولیائے کرام تھے جنہیں انگریز کے پنجہ سے چھڑا کر اپنے دین کی اشاعت کا کام لینا چاہتا تھا۔ اصلی اور اندرونی حالات تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔اس کے بعد واقعہ یہ ہوا کہ ان حضرات کو مختلف حوالاتوں اور جیلوں میں رکھ کر انگریز نے مختلف مقامات پر نظر بند کر دیا اور اس کے بعد وقتاً فوقتاً رہا کر دیا۔فقط یہی نہیں بلکہ

اور بھی بہت سے علماء کرام ہیں جو آزادی ہند کے لئے عمر بھر انگریز کی بیخ کنی کے در پے رہے۔ مثلاً ان میں سے حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب، حاجی ترنگ زئی صاحب، مولانا عبدالرحیم صاحب پوپلزئی، مولانا عبدالرحیم صاحب لاہوری کے اسماء گرامی سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔

علماء کرام کا سر بلند ہے

آزادی ہند کے سلسلہ میں علماء کرام کی آخری نہضت کا جو میں نے ذکر کیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ علماء کرام سربلند کر کے بیانگ دہل کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان کی آزادی جس کی بناء پر پاکستان بنا ہے، اس کے بنانے میں ہماری قربانیوں کا حصہ بھی ہے۔ اگر ہندو گاندھی اور نہرو وغیرہ کی قربانیاں پیش کرے تو مسلمان اس کے مقابلہ میں استاذ العلماء، فخر ہند، شیخ الہند مولانا محمود حسن c، امام المجاہدین عمدۃ المحدثین حضرت مولانا حسین احمد مدنی c، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ c، سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب، حضرت مولانا عزیز گل صاحب سرحدی، حضرت مولانا محمد علی دہلوی c اور حضرت مولانا حسرت موہانی c کے اسماء گرامی پیش کئے جاسکتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ دو جماعوں کی قربانیوں سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے۔ ایک مقدس جماعت علماء کرام کی اور دوسرے وہ عوام جو تقسیم ملک کے وقت میں محض مسلمان ہونے کے سبب سے برباد ہوئے۔ نہ گھر گھاٹ رہا نہ مال ومتاع رہا۔ نہ جانیں سلامت رہیں نہ عزت وآبرو بچی۔

پاکستان کے وارث

لہٰذا پاکستان کے اصلی وارث یہی دو قسم کے آدمی ہیں۔ اس لئے ان کی مرضی کے خلاف کوئی قانون نہیں بننا چاہئے اور نہ کسی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ ان کی مرضی کے خلاف قانون بنا کر ان کے سر تھوپ دے۔ لہٰذا حضرات علماء کرام کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کرتا ہوں کہ آپ مہربانی فرما کر پوری کوشش کریں کہ پاکستان صحیح معنی میں پاکستان بن جائے۔

پاکستان کا مقصد مسٹر جناح کی زبانی

’’ہم ہندوستان میں بسنے والی کسی قوم کے جائز مفاد کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتے۔ لیکن خود بھی دوسروں کی غلامی کا طوق اپنی گردنوں میں ڈالنے کے لئے تیار نہیں۔ پاکستان کے مطالبہ سے ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی اکثریت کے علاقہ میں اسلامی تعلیمات کے مطابق آزادی کی فضا میں سانس لینے کا موقع دیا جائے۔ اس وقت میدان سیاست میں ہندو مسلمان کی جنگ ہورہی ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کون فتح یاب ہوگا۔ علم غیب خدا کو ہے لیکن میں ایک مسلمان کی حیثیت سے علیٰ رؤس الاشہاد کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم قرآن

مجید کو اپنا آخری اور قطعی رہبر بنا کر شیوۂ صبر و رضا پر کاربند رہیں اور اس ارشاد خداوندی کو کبھی فراموش نہ کریں کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں تو ہمیں دنیا کی کوئی ایک طاقت یا کئی طاقتوں کا مجموعہ بھی مغلوب نہیں کر سکتا۔ ہم تعداد میں کم ہونے کے باوجود فتح یاب ہوں گے اور اسی طرح فتح یاب ہوں گے جس طرح مٹھی بھر مسلمانوں نے ایران و روم کی سلطنتوں کے تختے الٹ دیئے۔'' (از منشورات قائداعظم ص ۸۵،۸۶)

دو اہم چیزیں

قائداعظم مرحوم کے مذکور الصدر بیان میں دو اہم چیزیں ذکر کی گئی ہیں: (۱) پاکستان کے علاقہ میں اسلامی تعلیمات کے مطابق آزادی کی فضا پیدا ہو جائے۔ (۲) قرآن مجید کو اپنا آخری اور قطعی رہبر بنایا جائے۔

پاکستان کی چابی

جن حضرات کے ذریعہ سے پاکستان کی چابی مسلمانوں کو ملی ہے ان میں دو نام جلی حروف میں لکھے اور پیش کئے جاتے ہیں۔ پہلا قائداعظم مسٹر جناح مرحوم سب سے پہلے گورنر جنرل اور دوسرے وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں مرحوم۔

پاکستان بننے کے بعد دونوں کے اعلانات

قائداعظم کی تقریر (۱) ''اگر مسلمانوں نے عزم و استقلال ایثار و قربانی سے کام لیا اور تعلیمات قرآنی پر عمل کیا تو ہم کامیاب و کامران ہوں گے۔'' (زمیندار مورخہ یکم رنومبر ۱۹۴۷ء، ص ۲،۱)

(۲) ''پاکستان کا آئین اسلامی اصول پر مبنی ہوگا۔'' (احسان مورخہ ۲۹ رنومبر ۱۹۴۷ء، ص ۶)

(۳) ''جب ہمارے پاس مکمل ضابطۂ زندگی قرآن موجود ہے تو پھر کسی نئے قانون کی کیوں ضرورت پڑی۔'' (آزاد مورخہ ۲۰ رجنوری ۱۹۴۸ء ص ۳)

لیاقت علی خاں صاحب مرحوم وزیراعظم پاکستان کا اعلان

''ہم پاکستان میں اسلامی قانون رائج کر کے رہیں گے۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہمارے تمام دعاوی باطل ہو جائیں گے۔'' (آزاد مورخہ ۲۰ رجنوری ۱۹۴۸ء ص ۳)

وزیراعظم مغربی پاکستان کا اعلان

خان افتخار حسین صاحب وزیراعظم صاحب کا اعلان ملاحظہ ہو: ''ہر قانون کی بنیاد اصول شریعت پر ہوگی۔'' (زمیندار مورخہ ۱۲ رجنوری ۱۹۴۸ء ص ۳)

نتیجہ: مذکور الصدر اعلانوں کا یہ نتیجہ صاف ہے کہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کو قرآن مجید کے

احکام کے مطابق دستور بنانے کا حق ہے۔ اگر اس کے خلاف بنایا جائے گا تو پاکستان سے غداری، بانیان پاکستان سے غداری، مسلمانان پاکستان سے غداری اور ان وعدوں سے غداری ہوگی جن کی بناء پر پاکستان کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

مسلمانان پاکستان کا حق

پاکستان کے مسلمانوں کا یہ حق ہے کہ وہ ذمہ داران حکومت سے پر زور مطالبہ کریں کہ مملکت خداداد پاکستان کا قانون قرآن مجید کے مطابق ہونا چاہئے۔

آپ حضرات کو تکلیف دینے کا سبب

مملکت پاکستان کے اصل اور سچے مسلمان وہ عام ہوں یا خواص وہ تو سب مذکور الصدر مطالبہ سے کلیتاً متفق ہیں۔ وہ تہ دل سے چاہتے ہیں کہ پاکستان میں قرآن مجید کا قانون رائج ہو۔ ہمارے پاکستان میں ایک بے دین اور مغربیت زدہ طبقہ ایسا بھی ہے جو اس نظریہ کا مخالف ہے۔ اسی لئے آپ حضرات کو دور دراز کا سفر کر کے ملتان میں تشریف لانے کی تکلیف دی گئی ہے۔

دعوت نامہ کے الفاظ

اس مبارک اجلاس میں شرکت کے لئے جو دعوت نامہ آپ کی خدمت میں بھیجا گیا تھا اس کے الفاظ گوش گزار کر دیتا ہوں تاکہ جس غرض کے لئے آپ تشریف لائے ہیں وہ مستحضر ہو جائے۔

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! جمہور المسلمین بالخصوص علماء کرام کی مساعی جمیلہ سے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے یہ طے کر لیا ہے کہ پاکستان میں کوئی بھی قانون ساز ادارہ کتاب وسنت کے خلاف قانون بنانے کا مجاز نہ ہوگا۔ یہ ایک عظیم الشان فتح ہے جس سے دیندار طبقہ، ملحدین کی بے پناہ طاقت کے مقابلہ میں ہم کنار ہوا۔ اس پر ہم خداوند جل وعلیٰ کا بے غایات شکر ادا کرتے ہیں۔ آپ اگرچہ کفر جہار کے نفاذ سے ملک ایک حد تک بحمد اللہ بچ گیا ہے۔ مگر آپ پر واضح رہے کہ مسلمانوں کے ملک میں (جسے اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا ہو) کفر صریح کا نفاذ فی نفسہ بہت مشکل امر تھا۔ اس کے خلاف مسلمانوں کا متحد ہو جانا اور بیک آواز اسے مسترد کر دینا ایک طبعی تقاضا تھا۔ اس لئے مخالفین تمام قوتوں اور مادی وسائل کے باوجود عامۃ المسلمین کے متحدہ مطالبہ کے مقابلہ میں شکست کھا گئے اور بالآخر ان کے علی الرغم یہ ملک اسلامی جمہوریہ بن کر رہا۔ لیکن اس پر مطمئن ہو جانا اور اسے سفر کی آخری منزل سمجھ لینا کسی طرح بھی جواز نہیں رکھتا۔ بلکہ اب اس وقت ایک عظیم الشان خطرہ سر پر ہے اور اہل بصیرت کی دوربین نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ یہ خطرہ کسی وقت بھی حقیقت بن کر خرمن مراد کو سپرد آتش کر سکتا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ملک کا بے دین اور مغربیت کا

شیدائی طبقہ یہ تہیہ کر چکا ہے کہ کتاب وسنت کے نام سے وہ سب کچھ بروئے کار لائے گا۔ جسے وہ لادینی ریاست بنا کر اس میں نافذ کرنے کے متمنی تھے اور ہر قبیح سے قبیح تر اور ظلم سے بدتر ظلم نیز غیر اسلامی افکار ولا دینی احساسات وخیالات پر کتاب وسنت کا خوشنما جاذب، مسحور کن لیبل چسپاں کر کے اس کے عوض سادہ لوح مسلمانوں کے متاع ایمانی کو علی الاعلان لوٹا جائے گا۔ جیسا کہ قبل از وقت آپ یتیم پوتے کی وراثت کے بل اور شادی کمیشن کی رپورٹ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جس میں برخود غلط مقلدین یورپ نے (جو کتاب وسنت کے ابجد سے بھی واقف نہ تھے) مجتہدین اسلام بن کر ایسے ایسے مسائل کا استنباط فرمایا ہے کہ فطرت سلیمہ ان کے سننے سے اباء کرتی ہے۔ اب اگر علماء کرام حاملین کتاب وسنت کنج عافیت میں بیٹھ کر تماشا دیکھتے رہے اور خدانخواستہ اپنی ذمہ داری کے احساس سے غافل ہو کر میدان حزب مخالف کے لئے خالی چھوڑ گئے اور عامۃ المسلمین کی رہنمائی کے اہم فریضہ سے پہلوتہی کر گئے تو واللہ العظیم اس ملک میں اسلام کے نام سے جو کفر نافذ ہوگا اس میں بلاواسطہ نہ سہی، بالواسطہ وہ بھی مجرم ہوں گے اور خدائے واحد وقہار کی گرفت سے بچ نہ سکیں گے۔'' (اعاذنا اللہ وایاکم من غضب اللہ)

اللہ تعالیٰ کی امداد

حضرات! آپ کو معلوم ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی امداد کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ سوائے مغربیت زدہ ایک قلیل جماعت کے مسلمانوں کی اکثریت آپ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگی۔ (وماذالک علی اللہ بعزیز)

شکریہ: حضرات علماء کرام! آپ ہماری دعوت کو قبول فرما کر دور دراز سے سفر کی تکلیف برداشت کر کے ملتان میں تشریف فرما ہوئے ہیں۔ میں تمام اراکین مجلس استقبالیہ کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

معافی: اور آپ کے قیام وطعام وغیرہ خدمات میں جو کوتاہیاں ہماری مجلس کی طرف سے ہوئی ہوں ان کے متعلق سب شرکاء کار کی طرف سے معافی کی درخواست کرتا ہوں۔ آپ کے اخلاق سے مجھے یقین ہے کہ آپ معاف فرمائیں گے۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین!

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اور اس کا انتخاب

مستقل پارٹی

کافی غور وخوض کے بعد قرار پایا کہ مشرقی پاکستان سے بوجہ دوری فی الحال مل کر کام نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا مغربی پاکستان کے لئے ایک مستقل جمعیۃ علماء قائم کی جائے جو صرف مغربی پاکستان میں تبلیغی، تنظیمی اور تعمیری کام کا آغاز کرے۔

انتخاب

اتفاق آراء سے عارضی انتخاب ہوا۔ جس میں حضرت مولانا احمد علی صاحب کو صدر منتخب کیا گیا اور انہیں دو نائب صدر اور اکیس ممبران مجلس عاملہ کے اراکین کی نامزدگی کا اختیار دیا گیا۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور انہیں نائب ناظم کے نامزد کرنے کا اختیار دیا گیا۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد امیر صاحب منچن آبادی بہاولپور اور مولانا مفتی محمود صاحب ملتانی ہر دو حضرات نائب صدر، مولانا عبدالواحد صاحب ناظم نامزد ہوئے۔ ان عہدیداروں کے لئے علاوہ مجلس عاملہ کے اراکین جو نامزد ہوئے انہیں بذریعہ ڈاک اطلاع دی گئی ہے۔ منظوری آنے پر ان کے اسماء گرامی شائع کئے جائیں گے۔ اجلاس کے آخر میں مولانا شمس الحق صاحب، مفتی عبداللہ صاحب، مفتی محمود صاحب (کنوینر)، مولانا عبدالحنان صاحب اور مولانا عبدالواحد صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی جو آئندہ اجلاس میں اغراض ومقاصد اور قواعد وضوابط پیش کرے۔

دوسرا اجلاس

بتاریخ ۸؍اکتوبر ۱۹۵۶ء بعد از نماز عشاء دوسرا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد حضرت مفتی محمود صاحب نے مندرجہ ذیل اغراض ومقاصد پیش کئے جو باتفاق آراء منظور ہوئے۔

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے اغراض ومقاصد

۱...... اس جماعت کا نام مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ہوگا اور یہ جماعت مستقل تنظیم ہوگی۔ اس جماعت کے مقاصد حسب ذیل ہوں گے۔

۲...... علماء اسلام کو ایک مرکز پر مجتمع کر کے اقامت دین اور اشاعت اسلام کے لئے منظم جدوجہد کرنا اور اس مقصد کے لئے علماء کی رہنمائی میں تمام مسلمانوں کی منتشر قوتوں کو جمع کرنا۔

۳...... قرآن واحادیث نبویہ کی روشنی میں نظام حیات کے تمام شعبہ جات سیاسی، مذہبی، ملکی معاملات میں مسلمانان پاکستان کی رہنمائی اور اس کے موافق عملی جدوجہد کرنا۔

۴...... پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کے لئے ایسی کوشش کرنا کہ جس سے باشندگان پاکستان ایک طرف انسانیت کش سرمایہ داری اور دوسری طرف الحاد آفرین اشتمالیت اور اشتراکیت کے مہلک اثرات سے محفوظ رہ کر اسلام کے فطری معاشرتی نظام کی برکتوں سے مستفید ہوسکیں۔

۵...... مملکت پاکستان میں ایک ایسے جامع اور ہمہ گیر نظام تعلیم کی ترویج وترقی کے لئے سعی کرنا۔ جس

سے مسلمانوں میں خشیت اللہ اور خوف آخرت اور پابندی ارکان اسلام کے علاوہ فریضہ امر بالمعروف نہی عن المنکر کی انجام دہی کی صلاحیت پیدا ہوسکے۔

۶...... مسلمانان پاکستان کے دلوں میں جذبہ جہاد فی سبیل اللہ اور مملکت پاکستان کے دفاع واستحکام اور سالمیت کے لئے جذبہ ایثار وقربانی پیدا کرنا۔

۷...... تمام مسلمانان پاکستان کے دلوں میں مقصد حیات کی وحدت فکر وعمل کی یگانگت اور اخوت اسلامیہ کو اس طرز پر ترقی دینا کہ ان سے صوبائی، لسانی اور نسلی تعصبات دور ہوں۔

۸...... مسلمانان عالم سے اقامت دین واعلاء کلمۃ اللہ کے سلسلہ میں مستحکم روابط کا قیام۔

۹...... تمام محکوم مسلم ممالک کی حریت واستقلال کے لئے اور اسی طرح غیر مسلم ممالک کی مسلم اقلیتوں کی باعزت اسلامی زندگی کے مواقع مہیا کر دینے کے لئے کوشش کرنا۔

۱۰...... مختلف اسلامی ادوار مثلاً مساجد اور مدارس کتب خانے دارالیتامیٰ کی اصلاح وترقی کی کوشش کرنا نیز تحریر وتقریر سے باطل فرقوں کی فتنہ انگیزی اور مخرب اسلام کارروائیوں کا دفاع۔

تیسرا اجلاس

بتاریخ ۹؍اکتوبر ۱۹۵۶ء تیسرا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے مندرجہ ذیل قواعد وضوابط پیش کئے جو کافی غور وخوض کے بعد باتفاق آراء منظور ہوئے۔

دفعہ ۲: ...... مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے قواعد وضوابط

الف...... ہر بالغ مسلمان جوکہ جمعیۃ کے اغراض ومقاصد سے متفق ہو دو آنہ سالانہ چندہ ادا کر کے اس کا ابتدائی ممبر بن سکتا ہے۔

ب...... ابتدائی جمعیۃ کی تشکیل کے لئے کم ازکم دس ممبروں کا ہونا ضروری ہے۔

ج...... ابتدائی جمعیۃ اپنے دس ممبروں پر ایک ممبر ضلع کی جمعیۃ کے لئے بھیجے گی جوکہ ضلع کی مجلس عاملہ ہوگی۔ جس سے ضلع کے عہدہ دار اور ضلعی مجلس شوریٰ منتخب ہوگی۔

د...... ہر ضلعی جمعیۃ اپنے بیس ممبروں پر ایک نمائندہ علاقائی جمعیۃ کے لئے بھیجے گی جو علاقائی جمعیۃ کی مجلس ہوگی۔ اس سے علاقائی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ اور اراکین منتخب ہوں گے۔

ہ...... علاقائی جمعیتوں کی صورت حسب ذیل ہوگی۔

۱...... سرحد مع ملحقہ ریاست ہائے سرحد وآزاد قبائل۔

۲....... ریاست بہاولپور۔

۳....... سندھ مع ریاست خیر پور۔

۴....... بلوچستان مع ریاست ہائے بلوچستان

۵....... کراچی۔

۶....... شمالی پنجاب (راولپنڈی، لاہور ڈویژن) جنوب پنجاب (ملتان ڈویژن) آزاد کشمیر۔
مغربی پاکستان کے نامزد کردہ افراد۔

و....... مرکزی جمعیۃ عمومی کے ۲۵۰ ممبر ہوں گے جس سے امیر مرکزیہ کا انتخاب کیا جائے گا۔

دفعہ:۳ ...... عہدہ داران جمعیۃ

الف...... جمعیۃ کی چار تنظیمیں ہوں گی۔ (۱) جمعیۃ ابتدائی۔ (۲) ضلعی جمعیۃ۔ (۳) علاقائی جمعیۃ۔ (۴) مرکزی جمعیۃ۔

ب...... مرکزی جمعیۃ کے حسب ذیل عہدہ داران ہوں گے۔ (۱) امیر۔ (۲) نائب امیر (۲ حضرات)۔ (۳) ناظم اعلیٰ۔ (۴) ناظم (۲ حضرات)۔ (۵) خازن۔

نوٹ: ایک محاسب ہوگا جو عہدہ دار تصور نہ ہوگا۔

ج....... علاقائی اور ضلعی مجالس کے لئے ایک نائب امیر ہوگا اور ابتدائی مجالس کے لئے حسب ضرورت عہدہ داران ہوں گے۔

د....... ضلعی جمعیۃ کی مجلس عاملہ سے امیر ضلع، علاقائی جمعیۃ سے امیر علاقہ اور مرکزی جمعیۃ کی مجلس عاملہ سے امیر مرکزیہ کی سفارش کی جائے گی اور بالائی امیر نے اس کی توثیق کرنی ہوگی۔ اگر امیر بالائی اس کی منظوری نہ دے تو اس کا نام دوبارہ نہ پیش ہو سکے گا۔

ہ....... امیر مرکزیہ، مرکزیہ کی مجلس عاملہ سے مرکزی مجلس شوریٰ نامزد کرے گا۔ جن کی تعداد کم از کم اکیس اور زیادہ سے زیادہ پچیس ہوگی۔ ماتحت مجالس شوریٰ کو علاقائی اور ابتدائی جمعیتوں کے امیر نامزد کریں گے۔

و....... تمام مجالس عاملہ اور شوریٰ کے لئے کم از کم ۱/۳ اراکین کی حاضری ضروری ہے۔

ز....... ایک دفعہ مکمل انتخاب ہو جانے کے بعد ہر تین سال کے بعد انتخاب ہوں گے۔ جن کی تفصیل یہ ہوگی کہ تیسرے سال کے رجب، شعبان، رمضان اور شوال چار ماہ میں ممبر بھرتی کئے جائیں گے اور ذوالقعدہ میں تمام انتخاب مکمل کر کے تمام نمائندوں کی اطلاع صدر دفتر کو دی جائے گی۔ ذوالحجہ میں مرکزی انتخاب عمل میں لایا جائے گا اور یکم محرم الحرام سے پھر نیا نظم شروع ہوگا۔

م...... اگر کوئی جمعیۃ مقررہ وقت کے اندر مرکزی جمعیۃ کے لئے نمائندوں کے انتخاب سے قاصر رہے تو امیر جماعت مرکزیہ کو اختیار ہوگا کہ وہ خود اپنی طرف سے اس جمعیۃ کے نمائندے نامزد کردے۔ جمعیۃ مرکزیہ کا اجلاس کم ازکم سال میں ایک بار طلب کرنا ضروری ہوگا اور مجلس عمومی کے معمولی اجلاسوں کی تاریخ انعقاد سے کم ازکم پینتالیس دن پہلے اور خصوصی اجلاس کے انعقاد سے کم ازکم بیس دن پہلے ناظم اعلیٰ ہر رکن کے پاس تحریری اطلاع نامہ بھیجے گا۔ جس میں وقت اور مقام جلسہ درج ہوں گے۔ اس کے علاوہ اخبارات میں بھی اعلان کرے گا۔ اگر ۳/ ا ارکان کے دستخطوں سے انعقاد جلسہ کا تحریری مطالبہ ناظم اعلیٰ کے پاس بھیجا جائے تو جمعیۃ کا خصوصی اجلاس طلب کرلیا جائے گا۔ یہ اجلاس کا پیش نامہ تاریخ جلسہ سے کم ازکم پندرہ دن قبل جاری ہو جائے گا۔ البتہ خاص حالات میں اگر امیر چاہے تو کم مدت میں بھی کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی رکن کوئی تجویز پیش کرنا چاہے تو ناظم اعلیٰ کے پاس دس دن قبل اطلاع مع عبارت تجویز بھیج دینا ضروری ہوگا۔ امیر فوری طور پر بھی اپنی صوابدید پر کسی تجویز کے پیش کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔

دفعہ:۴ ...... امراء جمعیۃ وارا کین شوریٰ کے اوصاف

الف...... امیر خواہ مرکزی ہو یا ماتحت اس کے انتخاب کے لئے مندرجہ ذیل اوصاف کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔

۱...... اپنے حلقے میں ممتاز شخصیت کا مالک ہو۔

۲...... ملکی حالات سے واقف ہو۔

۳...... علمی وعملی، اخلاقی اوصاف اور امانت، دیانت، ایثار اور استقامت کی وجہ سے اپنے فرائض باحسن وجوہ انجام دینے کی اہلیت رکھتا ہو۔

ارا کین

ب...... اراکین شوریٰ میں بھی خواہ جمعیۃ مرکزیہ کے ہوں یا ماتحت جمعیتوں کے اوصاف بالا کا اس طرح لحاظ رکھا جائے گا کہ وہ ان اوصاف میں اپنے دوسرے رفقاء سے امتیاز رکھتے ہوں۔

مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کی گئیں اور باتفاق آراء منظور ہوئیں۔

قرارداد تعزیت

قرارداد نمبر:۱

علماء اسلام مغربی پاکستان کی کنونشن کا یہ اجلاس:

۱...... حضرت مولانا محمد عبداللہ c سجادہ نشین کندیاں ۲...... حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی c

۳...... مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی c ۴...... مولانا نورالمشائخ c کابل

۵...... مولانا حافظ محمد موسیٰ نقشبندی c جلالپور ۶...... مولانا عبدالجبار ابوہری

۷...... مولانا قاری لطف اللہ کمالیہ ۸...... مولانا شیخ احمد بورے والا

کی وفات حسرت آیات پر اظہار حزن وغم کرتا ہے اوران کے پسماندگان سے ہمدردی وتعزیت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے اوران کے پسماندگان خصوصاً استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب مدظلہم العالی کو صبر جمیل بخشے اوراجر جزیل عطاء فرمائے۔آمین! منجانب: صدارت

قرارداد نمبر:۲

علماء اسلام مغربی پاکستان کی کنونشن کا یہ اجلاس نہر سویز کے مسئلہ میں مصری مؤقف کی پوری حمایت کرتا اوراس سلسلہ میں مصری بھائیوں کو اپنے ہر ممکن تعاون کا مکمل یقین دلاتا ہے۔اس طرح یہ اجلاس مسلمانان الجزائر پر فرانسیسی مظالم کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے اوراپنی حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہردوامور میں فرانس وغیرہ کے خلاف اورمصروالجزائر کی حمایت میں ایسا مؤثر اقدام کرے جوایک بڑی اورصحیح اسلامی حکومت کے شایان شان ہو۔

محرک...... مولانا قاضی شمس الدین صاحب مؤید...... مولانا غلام غوث صاحب

قرارداد نمبر:۳

علماء اسلام مغربی پاکستان کنونشن کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بس کے حادثہ فاجعہ واقعہ وہاڑی جس میں بتیس افراد جل کر شہید ہوئے اورحضرت مولانا شیخ احمد صاحب بورے والا اورمولانا قاری لطف اللہ صاحب جالندھری جیسے قیمتی افراد کی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔اس کی مکمل تحقیقات کرکے اس کے ذمہ داروں کو قرارواقعی سزادی جائے اورآئندہ کے لئے ایسے افسوسناک حادثات کو روکنے کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کرے۔

نیز یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ شہداء کے ورثاء کو معقول خون بہا اورمعاوضہ دلاکر اپنا انسانی فرض ادا کرے۔

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی c

مولانا محمد وسیم اسلم

پنجاب کے درجنوں شہر اور قصبات ایسے ہیں جو اپنے آباد کرنے والوں کے نام سے منسوب ہیں جیسے لاہور، صادق آباد، بہاولپور، مظفر گڑھ، کوٹ ادو، ڈیرہ غازی خان، منڈی بہاؤ الدین وغیرہ۔ ان شہروں میں شجاع آباد بھی ایسا شہر ہے جو نواب شجاع کے نام سے منسوب ہے۔ نواب شجاع نے شہر کے وسط میں شاہانہ طرز پر ایک مسجد قائم کی۔ جسے شاہی جامع مسجد کہا جاتا ہے۔ نواب شجاع کے اساتذہ میں سے ایک نام قاضی محمد سلطان c کا بھی ہے۔ نواب شجاع کی طرف سے انہی قاضی محمد سلطان c کو خطابت کے فرائض سپرد کئے گئے۔ تب سے اس مسجد کا انتظام و اہتمام قاضی خاندان کے سپرد چلا آ رہا ہے۔ قاضی صاحب موصوف کے بعد ان کے خاندان پر اللہ رب العزت کا خصوصی فضل رہا کہ علمی شخصیات آتی رہیں۔ اسی خاندان پر ۱۹۰۸ء میں تقدیر نے ایک بار پھر احسان فرمایا اور قاضی محمد امین کے گھر ان کی وراثت کا اکلوتا چشم و چراغ پیدا ہوا۔ جس کا نام احسان احمد رکھا گیا۔

ابتدائی تعلیم اپنے والد اور چچا قاضی غلام یاسین سے حاصل کی۔ ایک مرتبہ حضرت شاہ جی c قاضی محمد امین c کی دعوت پر شجاع آباد تشریف لائے اور شاہی جامع مسجد میں اپنے مخصوص اور دلکش انداز میں مردہ قوم کے دلوں میں جذبہ آزادی کو اجاگر کرنے کے لئے فرنگی سامراج کے انسانیت سوز مظالم کی داستان کو بیان فرمایا۔ شاہ جی c کی باتیں قاضی محمد امین c کے دل کو گھایل کر گئیں۔ قاضی محمد امین c نے اپنا سب سے قیمتی سرمایہ یعنی اپنے اکلوتے فرزند قاضی احسان احمد کو حضرت شاہ جی c کے قدموں میں ڈال دیا اور کہا کہ میرے پاس اس کے سوا آپ کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ حضرت شاہ جی c کی صحبت اور فیضان نظر نے اس نوجوان کو ایسا تراشہ کہ دیکھتے ہی دیکھتے گوہر نایاب بنا دیا۔ پھر یہی نوجوان برصغیر پاک و ہند کی تحریک آزادی میں طوفان بن کے اٹھا اور خطابت کے میدان میں بے مثال شہرت حاصل کی۔

خطابت الفاظ کی روانی، ان کا صحیح استعمال اور زبان پر پوری طرح دسترس کے مجموعے کا نام ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سامعین کی نفسیات کو سمجھنا بھی منجھے ہوئے خطیب کی نشانی ہے۔ حضرت شاہ جی c کے بعد قاضی صاحب c ان تمام خوبیوں کے اتم مصداق تھے۔ گھنٹوں تقریر فرماتے اور مجمع کو مٹھی میں کر کے رکھتے۔ قاضی صاحب c اپنی خطابت میں واقعات اور اشعار کا ایسا برمحل استعمال فرماتے کہ مجمع عش عش کر اٹھتا۔ جب جی چاہتا مجمع کو رولا دیتے جب جی چاہتا مجمع کو ہنسا دیتے۔ گویا خطابت میں ثانی

بخاری c تھے۔قاضی احسان احمد c نے فرنگی اقتدار کو زمین بوس کرنے کے لئے اور قوم کو غلامی کی طوق سے نجات دلانے کے لئے جب حضرت شاہ جی c کے ہاتھ پر بیعت کی تو پھر دیگر قائدین کی طرح قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔مگر آپ ہر محاذ پر صبر و استقامت کے پہاڑ ثابت ہوئے۔

قیام پاکستان کے بعد قاضی صاحب لاکھوں مسلمانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی قربانیوں کے صدقے معرض وجود میں آنے والی خداداد اسلامی مملکت کے امن و استحکام اور اہل اسلام کی نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کے لئے کوشاں ہوئے۔مرزائیوں کے گرو گھنٹال مرزا محمود کا واضح اعلان تھا کہ اگر ملک تقسیم ہوا تو وہ تقسیم عارضی ہوگی اور ہم کوشش کریں گے کہ ہندو مسلم پھر آپس میں شیر و شکر ہو جائیں اور ہم کسی نہ کسی طرح پھر اکھنڈ ہندوستان بنائیں گے۔مرزائیوں کے انہیں عزائم کو خاکستر کرنے کے لئے تمام رہنما متحد ہوئے جن میں حضرت شاہ جی c اور قاضی صاحب c کی شخصیات نمایاں تھیں۔۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی گئی جس کے امیر اول حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری c منتخب ہوئے۔

۲۱؍اگست ۱۹۶۱ء کو حضرت شاہ جی c کے وصال کے بعد چھ ماہ کے لئے مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری c کو قائم مقام امیر بنایا گیا۔مولانا محمد علی جالندھری c نے قاضی احسان احمد شجاع آبادی c سے مستقل امیر بننے کی درخواست کی۔نو ماہ تک یہ سلسلہ جاری رہا کہ حضرت جالندھری c، قاضی صاحب c کو اور قاضی صاحب c، حضرت جالندھری c کو امارت کا بوجھ اٹھانے کی درخواست کرتے رہے۔جب کسی جانب سے کچھ نہ بن پایا تو مجاہد ملت حضرت جالندھری c نے ترکش کا آخری تیر اپنی کمان سے نکالا جو صحیح نشانہ پر لگا۔قاضی صاحب c کے پاس اس کے علاوہ چارہ کار ہی نہ رہا۔نہ جائے ماندن، نہ پائے رفتن۔چنانچہ حضرت جالندھری c نے تحریر فرمایا کہ آپ کو واسطہ دیتا ہوں حضرت امیر شریعت c کی روح کا، آپ کو واسطہ دیتا ہوں حضرت رائپوری c کا۔آپ کو واسطہ دیتا ہوں حضرت شیخ الہند c کا، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی c کا، حضرت مجدد الف ثانی c کا، حضرت خالد بن ولیدؓ کا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ارواح مقدسہ کا کہ آپ جماعت کی امارت کی ذمہ داری قبول فرمائیں۔قاضی صاحب c نے خط کو دیکھا تو زار و قطار رونے لگے اور فرمایا کہ مولانا نے میرے لئے کوئی انکار کی سبیل ہی نہیں چھوڑی۔چنانچہ آمادگی کا اظہار فرمایا اور ۱۲؍شوال المکرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۹؍مارچ ۱۹۶۳ء سے لے کر تادم زیست یعنی ۹؍شعبان المعظم ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۳؍نومبر ۱۹۶۶ء، قمری حساب سے ۳ سال ۹ ماہ ۲۷ دن امیر رہے۔

قاضی صاحب c کو سرور کونین a کی ذات اقدس سے والہانہ جذبات کی حد تک محبت تھی۔ آپ a کا اسم گرامی آتے ہی آپ کے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی اور آنکھوں سے اشکوں کی مالا جاری ہو

جاتی۔ یہ عشق رسول a ہی تھا کہ آپ نے ہمیشہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا حق ادا کیا۔ خطابت کا میدان ہو یا سیاسی حکمرانوں کی ذہن سازی، آپ اپنی ذات میں انجمن کی حیثیت سے کام کرتے۔ آپ کی تقریر شاذ و نادر ہی ایسی ہوگی جس میں اس مسئلہ کی پوری طرح وکالت نہ کی ہو۔ اس معاملہ میں آپ اس قدر سہل اور آسان دلائل میں بیان فرماتے کہ وہ بات عام لوگوں کے دلوں میں بھی گھر کر جاتی تھی۔

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تردید میں ایک موقع پر فرمایا کہ ایک شخص کے دو بیٹے ہوسکتے ہیں لیکن ایک بیٹے کے دو باپ نہیں۔ ایک خاوند کی دو بیویاں ہوسکتی ہیں لیکن ایک بیوی کے (بیک وقت) دو خاوند نہیں۔ ایک نبی کے پیروکاروں کے دو فرقے ہوسکتے ہیں لیکن ایک مذہبی فرقے کے دو نبی نہیں ہوسکتے۔ مرزائیت کا رسول خدا، اسلام اور مسلمانوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ مرزا ایک پولیٹیکل گروپ ہے جسے انگریز سامراج نے اپنی خدمت گذاری کے لئے جنم دیا۔ پہلے انگریز دشمنی میں اور بعد میں سرور کونین a کی عزت و ناموس اور ختم نبوت کے دفاع میں آپ کے جوش و خروش کا یہ عالم ہوتا آپ گھر والوں کی طرف سے بے نیاز ہوکر اپنی لگن میں مگن رہتے۔ برصغیر پاک و ہند سے فرنگی کو نکال باہر کرنے کے سلسلہ میں ایک بار کلکتہ کے دورے پر جارہے تھے تو آپ کا نومولود بیٹا علیل تھا۔ جب کلکتہ پہنچے تو خبر ملی کی علالت شدت اختیار کر گئی ہے بیٹا موت و حیات کی کش مکش میں مبتلا ہے۔ آپ نے پھر بھی توجہ نہ کی یہاں تک کہ تین چار روز میں بیٹا انتقال کر گیا آپ کے گھر والوں کو صبر و ہمت کا خط لکھا اور اپنے مقصد میں لگے رہے۔ بعدازاں تحریک ختم نبوت کے دوران حکومت نے کئی حضرات جن میں امام التفسیر مولانا احمد علی لاہوری c، مولانا محمد علی جالندھری c، مولانا مفتی محمود c، مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری c، مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی c اور ان کے علاوہ جہاں دیگر حضرات اسیر تھے۔ ان میں قاضی صاحب c بھی شامل تھے۔ اسی اسیری کے دوران آپ کے والد قاضی محمد امین c کی وفات کی خبر وحشت جیل میں پہنچی۔ اس موقع پر بھی آپ شجاعت و استقامت کے پہاڑ ثابت ہوئے۔ قاضی صاحب c قانونی ضابطہ کے مطابق جنازہ اور آخری زیارت کے لئے اجازت چاہتے مگر جیلر اپنے طریقہ پر رہائی کی پیش کش کرنے لگے۔ لیکن قاضی صاحب آخر شاہ جی c کے تربیت یافتہ تھے۔ ختم نبوت کا تحفظ ان کا ایمان اور زندگی بھر کا مشن تھا۔ سب کچھ قربان کرسکتے تھے مگر گنبد خضریٰ کے مکین سے بے وفائی کا خیال بھی دل میں نہ لا سکتے تھے۔ باقی احباب تعزیت کناں ہوئے تو قاضی صاحب c مولانا ظفر علی خان c کے یہ اشعار پڑھنے لگے:

میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا　　اے شہہ دین a تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم
یہ سب کچھ ہے گوارا پر یہ دیکھا جا نہیں سکتا　　کہ ان کے پاؤں کے تلوے میں اک کانٹا بھی چبھ جائے

قاضی صاحب c حضور a کی ختم نبوت کے دفاع کے لئے دیوانہ وار پروگراموں میں شریک

ہوتے ایک ایک دن میں مختلف شہروں کے پروگراموں کے روح رواں ہوتے۔ بخار کے ایک سو دو یا تین کے ٹمپریچر میں بھی اسفار کو جاری رکھتے اور تقریریں فرمایا کرتے تھے۔ اگر کوئی بھولے سے کہہ دیتا کہ حضرت! اب سفروں اور دوروں کو چھوڑیئے، تو اپنی زبان کو تھام کر فرماتے کہ: حضرت شاہ جی c فرمایا کرتے تھے کہ ’’جب تک یہ (زبان) چلتی رہے تم بھی چلتے رہو۔ اگر تم بیٹھ گئے تو ایسے بیٹھو گے کہ پھر کبھی نہیں اٹھ سکو گے۔‘‘ شاہ جی c کا فرمان سناتے، کتابوں کے ہتھیار سنبھالتے اور یہ جا وہ جا۔ ماہ اپریل ۱۹۶۶ء میں زندگی کی آخری تقریر جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں فرمائی۔ پھر جگر کی تکلیف میں ایسے مبتلا ہوئے کہ اب زبان میں قوت گویائی تو رہی مگر خود بیٹھ گئے اور بیٹھے بھی ایسے کہ دوبارہ اٹھے تو چار کندھوں کے سہاروں پر۔

مرض کے ایام میں بھی جب پرانے دوست احباب کی محفل لگ جاتی تو شعر و شاعری، طنز و مزاح اور ظریفانہ طرز تکلم جاری ہو جاتا۔ درخشاں ماضی کے ایام میں ایسے ڈوب جاتے کہ خیال ہی نہ گزرتا کہ آپ کو کوئی مرض بھی لاحق ہے۔ ابتداء میں شجاع آباد سے علاج شروع کیا مگر مرض کی تشخیص نہ ہوسکی۔ پھر ملتان لائے گئے تو تشخیص ہوگئی۔ کچھ عرصہ ملتان میں گزارنے کے بعد شجاع آباد واپس ہوئے تو لاہور کے احباب نے اصرار کیا کہ شجاع آباد اور ملتان میں ادویہ کا بآسانی دستیاب ہونا مشکل ہے آپ علاج کی غرض سے لاہور آجائیں مگر لاہور جانا بھی بے سود رہا۔ کئی شہروں میں علاج کی غرض سے لیجائے گئے مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ کوئی بھی قابل ذکر ڈاکٹر یا حکیم نہیں بچا کہ جس سے علاج کے سلسلہ میں مشورہ نہ کیا گیا ہو۔ اسی مرض کو گلے لگائے ۲۳؍نومبر کی سہ پہر اپنے گھر والوں کے درمیان کلمہ طیبہ کا ورد اور جنت کا نظارہ کرتے ہوئے دارفانی کو لبیک کہہ گئے۔ ۲۴؍نومبر ۱۹۶۶ء کی صبح شجاع آباد میں حضرت مولانا عبداللہ درخواستی c کی امامت میں مسلمانوں کے جم غفیر نے نماز جنازہ ادا کی۔

قاری محمد یوسف c کا وصال

قاری محمد یوسف c حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے شوال ۱۴۳۷ھ میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ مرحوم سرگودھا کی تحصیل جھاوریاں کے ایک قصبہ کوٹ کمبوہ میں ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے۔ اپنے آبائی گاؤں سے پرائمری کرنے کے بعد وہیں پر سبعہ عشرہ کے مشہور استاذ قاری غلام دستگیر سے حفظ قرآن مکمل کیا۔ شیخوپورہ میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے، کچہری جامع مسجد شیخوپورہ میں امامت وخطابت کے منصب پر فائز رہے۔ پہلے حضرت مولانا خان محمد c اور ان کی وفات کے بعد مفتی محمد حسن جامعہ اشرفیہ لاہور سے بیعت کا تعلق قائم کیا اور انتہائی سادہ زندگی گزاری۔ وفات کے وقت ہزاروں کی تعداد میں اپنے تلامذہ کو سوگوار کیا۔ اپنے ورثاء میں دو بیٹے (ایک عالم اور ایک قاری) اور چار بیٹیاں چھوڑیں۔ جو یقیناً صدقہ جاریہ ہیں۔ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت مولانا محمد اسماعیل محمدی c

مولانا اللہ وسایا

۲۶؍ستمبر ۲۰۱۶ء کو ملک کے نامور عالم دین اور نظریاتی مبلغ وخطیب مولانا محمد اسماعیل محمدی c دل کے دورہ سے جان کی بازی ہار گئے۔ آپ حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ سے تعلق رکھتے تھے۔ ثقہ عالم دین تھے۔ جھنگ کے ماحول میں جب ایک طبقہ نے حضرات صحابہ کرامؓ کو تنقید کا نشانہ بنایا تو اسی جھنگ کے ایک عالم دین مولانا حق نواز مرحوم میدان میں آ گئے۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والے بعض ناپختہ ذہن رافضیت کے رد میں خارجیت کا شکار ہونے لگے۔ تیرا علیؓ، میرا علیؓ، تیرا مہدیؓ، میرا مہدیؓ کی دل آزار بحث کے پر پرزے نکلنے لگے تو اسی جھنگ کے ایک عالم دین مولانا محمد اسماعیل محمدی c کو اللہ رب العزت نے توفیق دی کہ وہ خارجیت کے سیلاب کے سامنے سد سکندری بن گئے۔ آپ تمام تر مصلحتوں سے بالاتاک ہوکر حب اہل بیتؓ کی محبت کی تصویر وعلامت بن کر سراپا وکیل ناموس اہل بیتؓ بن گئے۔ آپ نے اس محاذ کو ایسا کامیابی سے سنبھالا کہ اپنے، پرایوں کو ششدر کر دیا۔ یہ توفیق الٰہی سے سرشار اور موفق من اللہ تعالیٰ تھے۔ ان کی تقاریر نے خارجیت کے دلوں میں شگاف ڈال دیئے۔ ان کی اس مقدس مشن کے لئے کامیاب کاوش نے ان کو ایک اعلیٰ مقام نصیب کیا۔ ان پر رافضی ہونے کے طعنے کسے اور پھبتیاں اڑائی گئیں۔ لیکن انہوں نے جس بات کو حق سمجھا اس پر وہ زندگی کے آخری سانس تک ثابت قدم رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں رانا ٹاؤن گوجرانوالہ روڈ لاہور کے قبرستان میں رحمت حق کے سپرد کر دیا گیا۔ حق تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائیں۔ سیات کو بھی حسنات سے مبدل فرمائیں۔ ان کی یادیں مدتوں رہیں گی۔

الحاج مقبول احمد جھنگ c بھی آخرت کو سدھار گئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے رہنما، جمعیۃ علماء اسلام تحصیل جھنگ کی مجلس عمومی کے رکن الحاج مقبول احمد صاحب ۴؍اکتوبر ۲۰۱۶ء کو شام قضا الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ مرحوم ایک نظریاتی کارکن تھے۔ آپ مسلم کالونی چناب نگر میں مجلس کے لئے پلاٹوں کے حصول کی تمام کارروائیوں میں برابر کے شریک رہے۔ ہر سال سالانہ ختم نبوت چنیوٹ اور پھر چناب نگر میں شریک ہوتے تھے۔ حق تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق رفیق فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی قبر کو بقعۂ نور فرمائیں۔ موصوف کا انتقال ان کے ورثاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیۃ علماء اسلام کے لئے باعث صدمہ ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عقیدہ ختم نبوت پر دین اسلام کی عظیم الشان عمارت استوار ہے۔ اسلام کا قلب وجگر، روح وجان اور مرکز یہی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ میں معمولی سی لچک یا نرمی انسان کو ایمان کی بلندی سے اٹھا کر کفر کی پستی میں پھینک دیتی ہے۔ چنانچہ انسانوں میں اس عقیدے کی شعور و پختگی پیدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی سب سے آخری کتاب قرآن کریم کی بے شمار تصریحات موجود ہیں اور جس طرح یہ ثبوت کے اعتبار سے قطعی ہیں۔ اسی طرح دلالت کے لحاظ سے بھی قطعی اور ہر شک وشبہ سے پاک ہیں۔ کسی مسئلہ میں قرآن پاک کی ایک آیت کریمہ بھی اگر قطعی الدلالت ہو تو مضمون کی قطعیت کے لئے کافی ہے۔ چہ جائیکہ قرآن کریم کی بے شمار آیات ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ اسی طرح بے شمار ایسی احادیث مبارکہ موجود ہیں جن میں خود نبی آخرالزمان a نے اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید کی سو آیات کریمہ اور دو سو دس احادیث مبارکہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:’’ ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما ‘‘ترجمہ:......’’محمد a تم مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو جاننے والا ہے۔‘‘

آیت کریمہ کے دوسرے حصے:’’ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ‘‘میں واضح طور پر بتادیا گیا ہے کہ محمد a تمام نبیوں کے بعد تشریف لائے۔ آپ a تمام انبیاء کے خاتم ہیں۔ اس لئے آپ a کے بعد کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں۔ اب قیامت تک جتنے انسان بھی دنیا میں تشریف لائیں گے۔ وہ آپ a کی لائی ہوئی شریعت کی اتباع کریں گے۔

علامہ ابن کثیر c لکھتے ہیں کہ یہ آیت نص ہے اس امر پر کہ آپ a کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب نبی ہی نہیں تو رسول کہاں؟ کوئی نبی ورسول آپ a کے بعد نہیں آئے گا۔ رسالت نبوت سے بھی خاص چیز ہے۔ ہر رسول نبی ہے۔ لیکن ہر نبی رسول نہیں۔ پس جو شخص بھی آپ a کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، مفتری، دجال، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ گو وہ شعبدے دکھائے اور جادوگری کرے اور بڑے کمالات اور عقل کو حیران کر دینے والی چیزیں پیش کرے اور طرح طرح کی نیرنگیاں دکھائے۔ لیکن عقلمند جانتے ہیں کہ یہ سب فریب، دھوکہ اور مکاری ہے۔

عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح آنحضرت a کی احادیث متواتر سے ثابت ہے۔ حدیث متواتر سے مراد وہ حدیث ہے جس کو آنحضرت a سے روایت کرنے والے آپ a کے عہد مبارک سے لے کر آج تک اس کثرت سے ہوں کہ ان کا کسی خلاف واقع بات پر اتفاق کر کے بولنا محال ہو۔ اس کے کلام نبوی a ہونے کا یقین بالکل ایسا بدیہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ دوپہر کے وقت آفتاب کا وجود اور چونکہ یہ احادیث مبارک قطعی اور یقینی ہوتی ہیں۔ اس لئے تمام امت کا اجماعی فیصلہ ہے کہ اس پر ایمان لانا قرآن کی طرح فرض اور اس کا انکار کفر صریح ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ a نے عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں فرمایا: ’’ان الرسالة والنبوة قدانقطعت فلا رسول بعدی و لانبی ‘‘ترجمہ:...... ’’رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ نبی۔‘‘

قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے صراحتاً یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم a خدا تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ a کے بعد کسی نئے نبی کا آنا محال ہے۔ اگر آپ a کے بعد بھی بعثت انبیاء اور اجرائے وحی کا سلسلہ جاری رہنا ہوتا تو آپ a اپنی احادیث مبارکہ میں ضرور اس کا تذکرہ فرماتے۔ مگر آپ a نے کسی ایک مقام پر بھی ’’اشارۃً یا کنایۃً‘‘ یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی مبعوث ہو گا یا فلاں ملک میں یا فلاں زمانہ میں کوئی ظلی یا بروزی، تشریعی یا غیر تشریعی اصلی یا لغوی مستقل یا غیر مستقل نبی پیدا ہو گا۔ اس کی علامات یہ ہوں گی۔ بلکہ فرمایا جو بھی میرے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب اور دجال ہو گا۔

اجماع صحابہ کرامؓ

قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کو دیکھتے ہوئے تمام اصحاب رسول اللہ a کا اس بات پر اجماع تھا کہ حضور a کی ذات اقدس پر نبوت اور وحی کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ آپ a کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی تشریعی یا غیر تشریعی، ظلی یا بروزی، حقیقی یا مجازی آنے والا نہیں۔ چونکہ صحابہ کرامؓ اس حقیقت کو جانتے تھے کہ آپ a کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر، مرتد اور دجال و کذاب ہے۔ اس لئے مسیلمہ کذاب کے خلاف قتال کرنے اور اسے کافر، مرتد سمجھنے پر صحابہ کرامؓ کی قدسی جماعت کا ایک ایک فرد متفق تھا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صحابہ کرامؓ، تابعین c کا ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولیدؓ کی امارت میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ جہاد کے لئے یمامہ کی طرف روانہ کیا۔ مسیلمہ کذاب کی جماعت جو اس وقت مسلمانوں کے مقابلے میں نکلی تھی۔ اس کی تعداد چالیس ہزار مسلح جوانوں پر مشتمل تھی جن میں اٹھائیس ہزار مارے گئے۔ خود مسیلمہ کذاب بھی اس معرکہ میں جہنم رسید ہوا۔ باقی ماندہ نے ہتھیار ڈال دیئے اور اطاعت قبول کر لی۔ جنگ یمامہ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ اور تابعین c جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ صحابہ کرامؓ

کے بعد پوری امت اس بات پر متفق ہے کہ قیامت کی صبح تک کوئی نیا نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ اگر آپ a کے بعد کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ کافر، کذاب، دجال، مفتری اور مرتد ہوگا۔ جہاں بھی کسی گستاخ نے نبوت پر ڈاکہ ڈالا پوری امت نے متحد ہوکر اس کے مقابلے میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا۔

برصغیر پاک و ہند پر جب انگریزوں نے قبضہ کیا تو ملک کے لوگوں نے رکاوٹ ڈالی کہ غیر ملکی حکومت ہم پر نہ ہو اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کہ انگریز ہندوستان پر قابض نہ ہوجائے اور ہماری اپنی حکومت جو مغل مسلمانوں کی تھی ختم نہ ہوجائے۔ غیر ملکی کافروں کی حکومت ہمارے ملک پر مسلط نہ ہوجائے۔ ہندوستان میں ایک جنگ لڑی گئی جس کو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کہتے ہیں۔ اس جنگ کا اعلان کرنے والے علماء تھے۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی c، حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی c، عارف باللہ حافظ ضامن شہید c کی قیادت میں انگریزوں کے خلاف بھرپور حصہ لیا۔ چونکہ یہ جنگ علماء اور انگریزوں کے درمیان تھی مسلمانوں نے اپنے علماء کا ساتھ دیا اور وہ جنگ جہاد کے نام سے ہوئی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں کو جہاد ختم کرنے کی ضرورت پیش آئی تو اس نے ایک نبی کھڑا کرنے کی تجویز منظور کی۔ کیونکہ مسئلہ نبی بنا سکتا ہے۔ مسائل کے تبدیل کرنے کا حق شریعت میں سوائے نبی کے اور کسی کو حاصل نہیں۔

انگریزوں نے اپنے خودکاشتہ پودے اور لے پالک بیٹے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کرایا۔ مرزا قادیانی نے انگریزوں کی ایماء پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ جہاد کو حرام قرار دیا اور انگریزوں کی وفاداری کا بھی سبق دیا۔ مرزا ملعون نے جیسے ہی نبوت کا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے علماء دیوبند ولدھیانہ نے تمام مکاتب فکر کو متحد کر کے مرزا قادیانی ملعون کا مقابلہ کیا اور ہر میدان میں مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو شکست دے کر ذلیل وخوار کیا۔ مرزائی فتنے کی سرکوبی کے لئے حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری c نے ہندوستان کے پانچ سو جید علماء کرام کی موجودگی میں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری c کی ہاتھ پر بیعت کر کے امیر شریعت کے لقب سے نوازا۔ حضرت امیر شریعت c نے پوری زندگی ردقادیانیت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں گزاری۔ حضرت امیر شریعت c نے اگر ایک طرف ہندوستان کے مسلمانوں کو مرزا قادیانی کے دجل وفریب اور ان کے کفریہ عقائد سے آگاہ کیا تو دوسری طرف مرزا لعین اور اس کے ماننے والوں پر پے در پے وار کئے جس کی وجہ سے قادیانی اور قادیانی نواز امیر شریعت c کے نام سے کانپنے لگے۔

۱۹۵۳ء میں حضرت امیر شریعت c کی قیادت میں قادیانیوں کے خلاف عظیم الشان تحریک شروع ہوئی۔ اس تحریک میں دس ہزار عاشقان ختم نبوت نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر عقیدہ ختم نبوت کا

دفاع کیا۔ اسی طرح ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے خلاف ایک دفعہ پھر تحریک شروع ہوئی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو۔ پاکستان کے طول وعرض میں تحریک کی قیادت حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری C اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد C اور دیگر اکابرین کر رہے تھے۔ جبکہ قومی اسمبلی کے اندر تحریک کی قیادت قائد جمعیت، حضرت مولانا مفتی محمود C اور مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی C کر رہے تھے۔ بالآخر قائدین ختم نبوت کی کوششوں کی وجہ سے پاکستان کی پارلیمنٹ نے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ طور پر قادیانیوں اور مرزائیوں کو ہمیشہ کے لئے کافر اور غیر مسلم قرار دیا۔ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے چالیس سال بعد ایوان کی مکمل کاروائی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنماء مولانا اللہ وسایا نے بڑی جدوجہد کے بعد حاصل کر کے پانچ جلدوں (۲۹۵۲ صفحات) میں شائع کر کے مرزا قادیانی کے پیروکاروں کی ذلت آمیز شکست کا عبرت ناک نظارہ امت مسلمہ کے سامنے پیش کیا۔ اتنی بڑی کتاب مجلس کی ہر دفتر سے صرف ایک ہزار روپے کی سستی ترین قیمت پر مل سکتی ہے۔

آج اللہ تعالی کے فضل وکرم سے شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم کی امارت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور رد قادیانیت پر تحریری، تقریری اور تنظیمی خدمت کر رہی ہے اور انشاءاللہ قیامت کی صبح تک یہ خدمت جاری رہے گی۔

حافظ محمد شریف چوہان کا وصال

عیدالاضحیٰ کے دوسرے روز ۱۴؍ستمبر ۲۰۱۶ء کو چک ۳۵۵ ڈبلیو، بی دنیاپور ضلع لودھراں کے جناب حافظ محمد شریف چوہان وصال فرما گئے۔ موصوف شرقی پنجاب کے ضلع فیروزپور سے ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ تب آپ کی عمر دس پندرہ سال ہوگی۔ آپ نے یہیں آکر قرآن مجید حفظ کیا۔ پیشہ زمیندارہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد در اولاد سے کئی حضرات کو قرآن مجید کا حافظ وقاری بنایا۔ ان کے ایک پوتے اس سال دورۂ حدیث شریف کر رہے ہیں۔ آپ کے ایک صاحبزادہ جناب محمد طفیل جاوید صاحب عرصہ تک مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں خدمات انجام دیتے رہے۔ حضرت حافظ محمد شریف صاحب عرصہ سے عمر کے لحاظ سے کمزور تھے۔ عید کے دوسرے روز بلڈ پریشر کم ہونے سے نشتر ہسپتال میں وصال فرما گئے۔ اسی روز ہی شام کو آپ کا جنازہ ہوا۔ جھنگ مدرسہ فیض السلام کے مہتمم قاری عبدالرحمٰن صاحب جو مرحوم کے بھانجے اور داماد بھی ہیں نے نماز جنازہ پڑھایا اور پھر وہ گاؤں کے قبرستان میں رحمت حق کے سپرد کر دیئے گئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت فرمائیں۔ مرحوم کے صاحبزادہ جناب رانا محمد طفیل جاوید اور ان کے جملہ خاندان کے ارکان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ

رجم کی شرعی حیثیت ایک تحقیقی جائزہ مع کتاب الکلام الفصیح فی اثبات حیات المسیح:

رشحات قلم: مولانا سیف الرحمٰن قاسم: صفحات: ۳۶۹: قیمت اور ملنے کا پتہ درج نہیں!

مولانا سیف الرحمٰن قاسم جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے فاضل اور محقق عالم دین ہیں۔ متعدد قابل قدر کتابوں کے مصنف ہیں۔ گوجرانوالہ میں ہوتے ہیں۔ گوجرانوالہ میں مولانا عمار ناصر صاحب ہیں۔ انہوں نے رجم پر قلمی زورآزمائی کی۔ جواب میں مولانا سیف الرحمٰن قاسم ایستادہ ہوگئے اور آپ نے یہ کتاب مرتب فرمادی۔ اس کی دیگر خوبیوں کے علاوہ ایک یہ بھی خوبی ہے کہ آپ نے جگہ جگہ یہ ثابت کیا کہ جناب غامدی صاحب و جناب عمار ناصر صاحب نے رجم کی شرعی سزا کے مسئلہ پر جمہور امت سے انحراف کیا ہے اور اس انحراف پر جو دلائل لائے ہیں۔ ان میں سے بہت سارے قادیانی کتب سے ماخوذ ہیں اور پھر مولانا سیف الرحمٰن صاحب نے غامدی صاحب، ناصر صاحب اور قادیانیوں کی کتب کے حوالہ جات کا بھی عکس لگا کر کتاب کی ثقاہت میں اضافہ کردیا ہے۔ کتاب پر تو پتہ درج نہیں۔ البتہ رابطہ کے لئے مولانا محمد سیف الرحمٰن، مہتمم جامعہ الطیبات للبنات محلہ کنور گڑھ گلی نمبر۴ کالج روڈ گوجرانوالہ۔

تحفۃ العلوی شرح جامع الترمذی جلد اول: مصنف: مولانا محمد عبدالحق علوی غرشینوی:

صفحات: ۳۷۸: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مدرسہ نصیریہ غورغشتی ضلع اٹک، مسجد حنفیہ غرشین ضلع اٹک!

مصنف مولانا محمد عبدالحق علوی، شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتویؒ کے صاحبزادہ ہیں۔ جامع ترمذی شریف جو صحاح ستہ کی کتب میں ایک اہم کتاب ہے جسے مصنف موصوف کئی سالوں سے مکمل پڑھا رہے ہیں۔ جامع ترمذی کی چند ایک شروحات ہیں جن میں ایک اور بہترین شرح کا اضافہ یہ کتاب ہے۔ کتاب کی جلد ہذا، ابتداء تا ’’باب ما جاء فی المسح علی الجوربین و العمامۃ ‘‘ پر محیط ہے۔ ابواب کی عبارت مع اعراب، سلیس ترجمہ، سوانح امام ترمذیؒ، خصوصیات جامع ترمذی، سند میں آنیوالے راویوں کے مختصر حالات، بیان مذاہب اور مذہب احناف کی ترجیحات ایسے کئی وصف کتاب کی خصوصیات میں شامل ہیں۔ مذکورہ شرح میں چند ایک تقاریظ میں سے شیخ الحدیث، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کی تقریظ جس میں مصنف موصوف کی تحسین کی گئی ہے، اس کتاب کی ثقاہت پر دلالت کرتی ہے۔ مذکورہ کتاب طلباء اور اساتذہ ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے۔ کتاب کا ٹائٹل خوبصورت اور کاغذ عمدہ ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

دفتر مرکزیہ ملتان میں مبلغین کا سہ ماہی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس دفتر مرکزیہ ملتان میں ۲۳،۲۴ر ستمبر کو منعقد ہوا۔ اجلاس کی مختلف نشستوں کی صدارت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا نے کی۔

اجلاس میں مولانا قاضی احسان احمد (کراچی)، مولانا توصیف احمد (حیدر آباد)، مولانا مختار احمد (تھرپارکر)، مولانا محمد علی صدیقی (میرپور خاص)، مولانا تجمل حسین (نواب شاہ)، مولانا محمد حسین ناصر (سکھر)، مولانا مفتی محمد راشد مدنی (رحیم یار خان)، مولانا محمد اسحاق ساقی (بہاولپور)، مولانا محمد قاسم رحمانی (بہاول نگر)، مولانا عبدالحکیم (چیچہ وطنی)، مولانا عبدالستار گورمانی (خانیوال)، مولانا محمد وسیم اسلم (ملتان)، مولانا خبیب احمد (ٹوبہ ٹیک سنگھ)، مولانا عبدالرشید غازی (فیصل آباد)، مولانا غلام حسین (جھنگ)، مولانا غلام مصطفیٰ (چناب نگر)، مولانا امجد علی (سرگودھا)، مولانا محمد قاسم سیوطی (منڈی بہاؤالدین)، مولانا محمد حمزہ لقمان (بھکر)، مولانا محمد اقبال (ڈیرہ غازی خان)، مولانا قاضی عبدالخالق (مظفر گڑھ)، مولانا محمد نعیم (خوشاب)، مولانا محمد طیب فاروقی (اسلام آباد)، مولانا عابد کمال (پشاور) اور مولانا محمد یونس (کوئٹہ) سمیت کئی ایک مبلغین نے شرکت کی۔ مندرجہ بالا مبلغین نے ملتان شہر کی کئی ایک مساجد میں جمعۃ المبارک کے خطبات دیئے۔

اجلاس میں درج ذیل مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی:

جناب جعفر خاں خاکوانی برادر حضرت نائب امیر مرکزیہ، حافظ مختار احمد برادر مولانا محمد یونس مبلغ کوئٹہ، والد محترم قاری محمود الرحمن امیر مجلس کرک، والدہ محترمہ مفتی محمد حسن لاہور، والدہ محترمہ مولانا علیم الدین شاکر لاہور، والدہ محترمہ مولانا عبدالکریم ندیم خان پور، مولانا محمد ارشد برادر نسبتی مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر، ملک عبدالرشید چچا محترم مولانا محمد یونس مبلغ کوئٹہ، والد محترم محمد شعیب سیال ملتان، والدہ محترمہ مولانا محمد یوسف خاں جامعہ اشرفیہ لاہور، ڈاکٹر محمد رفیق کنزی، نانی محترمہ مولانا ندیم حقانی مردان، عزیزہ مولانا مختار احمد، والدہ ڈاکٹر محمد نعیم حیدر آباد، میاں ضیاء اللہ گوجرانوالہ، مولانا مختار عمر نافع جامعہ محمدی شریف چنیوٹ، حافظ محمد احمد ابن مولانا شیخ حبیب احمد کہروڑپکا، حافظ ہارون الرشید وہاڑی، مولانا محمد اکرم ہمدانی راولپنڈی، چوہدری محمد احمد بستی سراجیہ خانیوال، قاری حبیب الرحمن دارالعلوم کبیر والا، مولانا عزیز الرحمن

چشتیاں، مولانا صہیب ماڑی ٹوبہ، بنت قاری عبدالمالک خانیوال، برادرزادہ مولانا تاج محمد پشاور، والد محترم مفتی محمد زاہد خانیوال۔

اجلاس میں ۷؍ستمبر۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کے حوالہ سے ملک بھر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام منعقد ہونے والے اجتماعات، کانفرنسوں، سیمینارز، کنونشنز کی رپورٹ کو تسلی بخش قرار دیتے ہوئے پروگرام منعقد کرانے والے منتظمین اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا گیا اور مبلغین نے شرکاء اجلاس کو بتلایا کہ پروگراموں میں تجدید عہد کا اعلان کیا گیا کہ ۷؍ستمبر۱۹۷۴ء کے یادگار فیصلہ جس میں قومی اسمبلی نے متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قراردیا تھااور ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت ایکٹ کے تحفظ اوراعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلوں کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

۳۵؍ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر منعقدہ ۲۷،۲۸؍اکتوبر کی استقبالیہ کے اراکین مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتلایا کہ کانفرنس میں شرکت اور خطاب کرنے والے علماء کرام، مشائخ عظام، دینی وسیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اورلیڈروں کودعوت نامے پیش کردیئے گئے ہیں۔ جن میں قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا محمد امجد خاں، جمعیۃ علماء پاکستان نورانی کے صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، جمعیۃ (س) کے مولانا عبدالرؤف روفی، مولانا بشیراحمد شاد، تحریک خدام اہل سنت کے مولانا قاضی ظہورحسین اظہر، مولانا ابوبکر صدیق جہلم اورایسے ہی مولانا محمد اجمل قادری، مولانا عبدالخبیر آزاد، مولانا سید عاشق حسین شاہ، جمعیۃ اہل حدیث کے مولانا حافظ زبیراحمد ظہیر (لاہور)، مولانا سید ضیاءاللہ شاہ بخاری (ساہیوال)، مولانا علامہ ساجد میر (سیالکوٹ) شامل ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا سید جاوید حسین شاہ مختلف اجلاسوں کی صدارت فرمائیں گے۔

اجلاس میں ۷؍ستمبر کے حوالہ سے بعض نیوز چینلوں کو پیمرا کی طرف سے بھیجے گئے نوٹس پر سخت احتجاج کیا گیا کہ پیمرا نے آئین پاکستان کے دائرے میں رہ کر آئین کی بعض شقوں جس میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قراردیا گیا تھا، کی وضاحت پر نوٹس جاری کر کے کروڑوں پاکستانیوں کی دل شکنی کی۔ پیمرا کو چاہئے کہ فوراً وضاحت کرکے بلکہ معذرت کرکے اسلامیان کے دلوں میں پائی جانے والی رنجشوں کو دور کیا جائے۔ نیز پیمرا قادیانیت نوازی ترک کرے۔

اس سلسلہ میں پیمرا کے حکام سے ملاقات کر کے احتجاج ریکارڈ کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی نشرواشاعت کرنے والے نیوز چینلز کو مبارک باد پیش کی گئی اور تعاون کی یقین دہانی

کرائی گئی۔ اجلاس میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی اور نشرو اشاعت کے لئے مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا امجد علی، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد اقبال، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد نعیم، مفتی خالد میر، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد عارف شامی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۱۶؍اکتوبر کو چناب نگر جامعہ ختم نبوت میں اجلاس منعقد کریں گے اور چنیوٹ کے قریبی اضلاع جھنگ، فیصل آباد، اوکاڑہ، قصور، سرگودھا، حافظ آباد کے تبلیغی دورے کریں گے۔ کانفرنس اتحاد بین المسلمین، تحفظ ختم نبوت، حفاظت ناموس رسالت، استحکام پاکستان کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ!

ختم نبوت کانفرنس راجن پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راجن پور کی جانب سے ۷؍ستمبر کو یوم تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تمام مسالک کے علماء سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی۔ اسسٹنٹ کمشنر راجن پور شاہد محبوب بطور مہمان خصوصی شریک تھے۔ اس موقع پر جلیل الرحمٰن صدیقی ضلعی امیر مجلس راجن پور، قاری نور الحسن، سید احسن شمسی ایڈووکیٹ، مولانا موسیٰ رضا کاظمی، مولانا یاسین راہی، مولانا منظور احمد نعمانی، مولانا محمد تقی فاضل، مولانا غلام یاسین شاکر، مولانا عبدالصمد درخواستی، مولانا قاری حماد اللہ، مولانا محمد اقبال مبلغ ڈیرہ غازیخان، عبدالمالک قریشی، مولانا عمر فاروقی، مولانا الٰہی بخش ساقی، سید عبدالرحمٰن شاہ، مولانا رفیق احمد گبول اور مولانا خورشید احمد نے خطاب کیا۔ آخری بیان بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی کا ہوا۔

یوم ختم نبوت گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ کے زیر اہتمام ۶؍ستمبر ۲۰۱۶ء بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد ختم نبوت گوجرہ میں دفاع پاکستان اور یوم ختم نبوت کے عنوان سے پروگرام منعقد ہوا جس کی صدارت مجلس گوجرہ کے امیر مولانا محمد اسلم چشتی نے کی۔ تلاوت قاری محمد اجمل نے کی۔ نعت رسول مقبول قاری شرافت علی مجددی نے پڑھی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کو مدلل ومفصل بیان فرمایا۔ مجلس ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ مولانا محمد خبیب نے ۶؍ستمبر کے شرکاء وشہداء اور ۱۹۷۴ء کے اراکین قومی اسمبلی پاکستان وشہداء ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کیا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مولانا ضیاء اللہ، مولانا مصدق عباس، سید سرفراز الحسن شاہ، شیخ عامر، محترم میاں ارشد، بھائی ذوالفقار، ڈاکٹر محمد مجاہد، مکرم سعادت، مولانا اسد مدنی، لالہ عثمان بٹ، شیخ زاہد اقبال اس کانفرنس میں شانہ بشانہ رہے۔

فتح مبین کانفرنس ماموں کانجن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماموں کانجن کے زیراہتمام ۴ستمبر ۲۰۱۶ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد احیاء العلوم ماموں کانجن میں ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کے حوالہ سے فتح مبین کے نام سے کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا عطاء اللہ نقشبندی نے صدارت کی۔ مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی تفصیل بیان کرتے ہوئے پارلیمنٹ کے تمام اراکین خصوصاً حضرت مفتی محمود c، مولانا غلام غوث ہزاروی c، دیگر تمام علماء کرام اور جناب ذوالفقار علی بھٹو اور شہداء ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی بے لوث قربانیوں پر چراغ عقیدت پیش کیا۔ مولانا پیر حبیب اللہ نقشبندی نے عقیدۂ ختم نبوت پر امت مسلمہ کی اتفاقیت، اکابرین واسلاف کی وسعت نظری، بے دریغ قربانیوں کو مفصل بیان فرمایا۔ ملک عبدالحمید، ملک راشد، مولانا قاری ناصر، مولانا عبدالقدوس گجر ودیگر علماء کرام نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ

۵ستمبر ۲۰۱۶ء بروز پیر جج گھر ٹوبہ میں صبح ۱۰بجے تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا مفتی محمد عثمان چیچہ وطنی، مولانا منیب الرحمٰن لدھیانوی فیصل آباد، مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ، مولانا مجیب الرحمٰن نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء پر روشنی ڈالی اور شہداء ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کرنے پر قومی اسمبلی پاکستان کے ارکان پارلیمنٹ واکابرین ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا امت مسلمہ کے اتحاد کو برقرار رکھنے پر خیر مقدم کیا گیا۔ اسی طرح کمالیہ، پیر محل، رجانہ، پھلور، مریدوالا، سمندری، کھدروالا، کالاپہاڑ، مونگی بنگلہ وغیرہ مقامات پر ختم نبوت کے بھرپور پروگرام کئے گئے۔

ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد پرانی وحدت کالونی حیدرآباد میں ۷ستمبر یوم ختم نبوت کے حوالہ سے عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کئے۔ خطباء حضرات نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں کا نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر سفاکانہ حملہ ان کے مکروہ عزائم کا اظہار تھا، قادیانیوں کی ہی درخواست پر انہیں پارلیمنٹ میں موقف پیش کرنے کا موقع دیا گیا، اب قادیانیوں کا یہ پروپیگنڈہ کہ ریاست کسی کے اسلام اور کفر کا فیصلہ نہیں کرسکتی، ایک بچگانہ ہتھکنڈہ ہے، مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانیوں کے پاس دوہی راستے ہیں یا ساقی کوثر a کے دامن سے وابستہ ہوجائیں، یا اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلیں۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالسلام قریشی نے کی جبکہ مولانا سیف

الرحمٰن، مولانا جمیل الرحمٰن، مفتی محمد عرفان، قاری محمد اعظم، حاجی زمان خان، مولانا غلام شبیر چنڈ و دیگر کئی علماء کرام نے شرکت کی۔

یوم پاکستان و تحفظ ختم نبوت ٹنڈو الہ یار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۶ رستمبر بروز منگل مرکزی جامع مسجد، میمن محلہ، ٹنڈو الہ یار میں یوم پاکستان و تحفظ ختم نبوت کی نسبت سے عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا راشد محبوب، مولانا مختار احمد، مولانا توصیف احمد نے خطاب کئے۔ یوم دفاع پاکستان اور تحفظ ختم نبوت کا اصل پیغام اپنے اندر اتحاد و یگانگت پیدا کرنا ہے۔ کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت پاکستان، قادیانیوں کو حساس اور کلیدی عہدوں سے برطرف کرے۔ مقررین نے ملکی سلامتی کیلئے جنرل راحیل شریف کی خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔ کانفرنس میں مولانا مبین احمد، مولانا افتخار نظامانی، مفتی ذوالفقار احمد، مفتی مجیب الرحمٰن، مولانا افتخار احمد و دیگر کئی علماء کرام نے شرکت کی۔

ختم نبوت سیمینار کہروڑ پکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۴ رستمبر بروز اتوار جامع مسجد خالد بن ولیدؓ کہروڑ پکا میں ختم نبوت سیمینار بسلسلہ یوم ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا غلام محمد ریحان نے فرمائی۔ سیمینار سے جامعہ اسلامیہ باب العلوم کے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور، مجلس کہروڑ پکا کے امیر مولانا غلام محمد و نائب امیر مولانا منیر احمد ریحان نے بیانات فرمائے اور گورنمنٹ سے قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر مکمل پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا۔ سیمینار میں مولانا محمد عمران، مجلس کہروڑ پکا کے جنرل سیکرٹری محمد امیر ساجد، ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد بن قاری عبدالرحمٰن، فنانس سیکرٹری میاں محمد عمران، قاری محمد فیاض ساجد، مولانا محمد امین، مولانا محمود اور الحاج محمد اسلم بھٹی سمیت شہر بھر سے مذہبی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔

یوم ختم نبوت سیمینار ز ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام ۷ رستمبر بروز بدھ کو ملتان شہر میں یوم ختم نبوت کے حوالہ سے تین پروگرام کئے گئے۔ بعد از نماز مغرب دو پروگرام منعقد ہوئے۔ ایک پروگرام جامع مسجد رحمانیہ واپڈا بلاک نیو ملتان میں مولانا قاری شمس الدین کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مجلس ختم نبوت ملتان کے مبلغین مولانا حافظ محمد انس اور مولانا محمد وسیم اسلم نے بیانات کرتے ہوئے ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر کئے جانے والے ظالمانہ حملہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء میں ہونے والے نیشنل

اسمبلی کے تاریخ ساز فیصلے سے آگاہ کیا۔ دوسرا پروگرام جامعہ مسجد ابوہریرہؓ نزد 9 نمبر ملتان میں مولانا اسد اللہ ضیاء کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت مظفر گڑھ کے مبلغ مولانا قاضی عبدالخالق اور مولانا محمد بلال ملتان نے بیانات کرتے ہوئے قادیانیت کی ریشہ دوانیوں سے عوام الناس کو آگاہ کیا۔ تیسرا پروگرام بعد نماز عشاء جامع مسجد اللہ اکبر، بسم اللہ چوک معصوم شاہ روڈ ملتان میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ جس میں مفتی محمد عبداللہ رئیس دارالافتاء خیر المدارس ملتان، مولانا منیر احمد جالندھری اور مجلس ختم نبوت ملتان کے مبلغ مولانا محمد وسیم اسلم نے بیانات کرتے ہوئے عوام الناس کو قادیانیت کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور قادیانیت کی مصنوعات سے مکمل بائیکاٹ کرنے کا عہد لیا۔ تینوں پروگراموں میں کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

سیالکوٹ میں دروس ختم نبوت بسلسلہ عشرہ ختم نبوت

۷ ستمبر کے تاریخی اور یادگار دن کے حوالہ سے سیالکوٹ شہر بھر میں عشرہ ختم نبوت منایا گیا۔ عالمی مجلس ختم نبوت سیالکوٹ کے امیر پیر سید شبیر احمد گیلانی کی صدارت میں مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محبوب الٰہی، مولانا حافظ محمد اسلم، مولانا منیر احمد فرقان، مفتی داؤد احمد، قاری نذیر احمد، مولانا عاصم شہزاد، مفتی عارف حسین، قاری نصیب احمد مدنی، مولانا زبیر احمد طالب، مولانا احمد مصدق قاسمی، مولانا محمد خان فاروقی، مولانا حماد انذر قاسمی، مولانا خلیل احمد بلال، مولانا عزیز الرحمٰن قاسمی، مولانا محمد ابوبکر، مولانا تسلیم الرحمٰن شاکر، مولانا محمد شہباز حنفی، قاری محمد ارشد، مولانا عبدالباسط فاروقی، حافظ محمد عمیر فاروقی، اویس احمد فاروقی نے شہر کی مختلف مساجد جامع مسجد خالد بن ولید پسرور روڈ، جامع مسجد عمر فاروق رام گڑھا، جامع مکی مسجد کوٹلی بھٹہ، جامع مسجد ایبٹ روڈ، جامع مسجد تقویٰ گجر ٹاؤن، جامع مسجد سید یوسف بنوری الہادی ٹاؤن، جامع مسجد امیر حمزہ پسرور روڈ، مدرسہ صفدریہ تعلیم القرآن پکی کوٹلی، جامع مسجد الہدیٰ بٹر، جامع مسجد خاص چائینہ چوک، جامع مسجد الکوثر مجاہد روڈ، جامع مسجد امیر معاویہ نیکا پورہ، جامع مسجد مدینہ محلہ اراضی یعقوب، جامع مسجد جہانگیری اقبال روڈ، جامع مسجد ختم نبوت بن والی، جامع مسجد ختم نبوت گولو پھالہ، جامع مسجد فاروقیہ رنگ پورہ، جامع مسجد نور فتح گڑھ، جامع مسجد ختم نبوت فتح گڑھ، جامع مسجد کشمیری المعروف ملاں کمال الدین محلہ کشمیریاں میں دروس ختم نبوت میں عوام الناس سے خطابات کئے۔ پیر سید شبیر احمد گیلانی نے عوام الناس، علماء کرام اور مولانا فقیر اللہ اختر کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے سیالکوٹ میں عشرہ ختم نبوت کے سلسلہ میں کامیاب دروس منعقد کروانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

دروس ختم نبوت کے حوالے سے مرکزی تقریب جامعہ فاروقیہ سیالکوٹ میں ہوئی، جس میں عالمی

مجلس ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں انہوں نے عوام الناس پر زور دیا کہ ہر شخص حضرات علماء سے رابطہ رکھے اور اس فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرے، علماء کرام سے رہنمائی حاصل کی جائے تا کہ ہر شخص چلتا پھرتا مجاہد ختم نبوت نظر آئے۔

یوم ختم نبوت ریلیاں تاجہ زئی وسرائے نورنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷؍ستمبر یوم ختم نبوت ملک بھر میں پورے مذہبی جوش و جذبے سے منایا جاتا ہے۔ ملک کے دیگر علاقوں کی طرح ہر سال ضلع لکی مروت کی تحصیلوں میں بھی یوم ختم نبوت انتہائی شایان شان طور پر منایا جاتا ہے۔ ۶؍ستمبر کو تاجہ زئی میں یوم ختم نبوت ریلی نکالی گئی۔ ریلی سے حافظ خلیل اللہ، حافظ صلاح الدین، مولانا عتیق الرحمٰن اور کئی دیگر علماء نے بیانات کئے۔ ریلی میں مجلس ختم نبوت تاجہ زئی کے تمام ارکین سمیت کثیر تعداد میں عاشقان رسول a نے شرکت کی۔ ۷؍ستمبر کو سرائے نورنگ میں سالانہ ریلی اس دفعہ صبح کی بجائے بعد نماز ظہر نکالی گئی۔ سکولز و کالجز کے طلباء کی پرزور اپیل پر ریلی کی تاخیر کا فیصلہ کیا گیا۔ نماز ظہر کے متصل ہی سکولوں سے اساتذہ سمیت طلباء کے قافلے آنا شروع ہو گئے۔ مدارس، سکولز اور کالجز کے کثیر طلباء ریلی کی زینت بنے۔ ریلی مولانا مفتی عبدالغفار، شیخ الحدیث حسین احمد و دیگر ضلعی عہدیداران مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کی قیادت میں ختم نبوت زندہ باد، شہداء ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی فضا میں سہ پہر تین بجے جامع مسجد منیاری سرائے نورنگ سے نکلی، شہر کے مختلف مقامات سے ہوتی ہوئی پاسبان پلازہ پہنچی ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہوئے۔ مختلف مقامات پر مولانا عبد الحمید، مولانا حفیظ الرحمٰن، مفتی رضوان، مولانا محمد طیب طوفانی، مولانا خلیل الرحمٰن، مشہور پشتو شاعر فرید خان فرید، مولانا ابراہیم ادہمی، مولانا بشیر احمد حقانی، مولانا عبدالصبور نقشبندی، مولانا اعزاز اللہ کے بیانات ہوئے۔ آخر میں مولانا مفتی ضیاء اللہ کا بیان ہوا۔ مجلس کے ضلعی نائب امیر مولانا مفتی عبدالغفار کی رقت آمیز دعا سے یہ عظیم الشان ریلی اختتام پذیر ہوئی۔ مولانا شبیر احمد حقانی اور مولانا محمد امجد طوفانی نے دن رات ریلی کی کامیابی کیلئے حصوصی کوشش کی۔ مولانا گل فراز شاکر کی نگرانی میں انصار اسلام کے رضاء کاروں نے بہتر ین اور منظم انداز سے سیکورٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس ضلع لکی مروت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت کے زیر اہتمام بسلسلہ یوم ختم نبوت ۷؍ستمبر کے حوالہ سے تیسری سالانہ کانفرنس ۲۷؍ستمبر بروز منگل کو شیخ الحدیث مولانا عبدالمتین کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا احمد سعید نے سرانجام دیئے۔ قاری فضل الرحمٰن کی تلاوت کے بعد کانفرنس سے مولانا

عبدالرحیم، حافظ قدرت اللہ اور مولانا محمد ابراہیم ادھمی کے بیانات ہوئے۔ بعد ازاں قاضی احسان احمد کراچی کو دعوت خطاب دی گئی۔ قاضی صاحب نے ختم نبوت کی اہمیت وضرورت پر زور دیتے ہوئے شرکاء سے زندگی کی آخری سانس تک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا عہد لیا۔ آخری اور مفصل خطاب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔ مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ قادیانیت آخری سانسیں لے رہی ہے۔ ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب پوری دنیا میں ایک بھی قادیانی نہیں ہوگا۔ کانفرنس میں مولانا اشرف علی، مولانا صلاح الدین، مفتی امیر نواز ایڈووکیٹ، حافظ آصف علی ایڈووکیٹ، ڈاکٹر سرفراز خان، حاجی امیر نواز خان، مولانا عبدالحق اور مولانا شبیر احمد سمیت کثیر تعداد میں علماء وعوام الناس نے شرکت کی۔ کانفرنس مولانا عبدالمتین کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کے بعد مولانا اللہ وسایا اور قاضی احسان احمد نے شیخ الحدیث مفتی حمید اللہ جان کی بیمار پرسی بھی کی۔

یوم ختم نبوت ودفاع پاکستان ریلیاں بنوں

۷ستمبر ۲۰۱۶ء بروز بدھ بوقت صبح ۷ تا ۱۱ بجے جامع مسجد حق نواز سے بنوں پریس کلب تک ایک عظیم الشان ریلی نکالی گئی جس میں شیخ الحدیث مولانا محمد زرین، شیخ الحدیث مولانا حفیظ الرحمٰن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے ضلعی امیر مفتی عظمت اللہ سعدی اور ان کے تمام جماعتی رفقاء سمیت دینی مدارس کے مدرسین و طلباء، سکول وکالج، انجمن تاجران، سیاسی اراکین، ائمہ مساجد، تمام مکاتب فکر کے رہنما اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ریلی کی قیادت ضلعی امیر مفتی عظمت اللہ سعدی نے کی۔ شرکاء ریلی سے مولانا سید سجاد سبحان، مولانا مفتی تاج محمد، مولانا قاری محمد عبداللہ، عبدالرؤف قریشی، مولانا مفتی عبدالغنی، سید ظہیر الدین ایڈوکیٹ، مولانا شمس الحق حقانی نے بیانات کر کے تجدید عہد کرایا۔ اخیر میں مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی نے قراردادیں بھی پیش کیں۔

۲۷ستمبر بروز منگل دوپہر ایک بجے مفتی عظمت اللہ سعدی کے زیر امارت اظہار یکجہتی و دفاع پاکستان کی ایک عظیم الشان ریلی نکلی۔ جس میں سیاسی، مذہبی، علماء وخطباء کرام، تاجر برادری سمیت عوام نے ہزاروں کے تعداد میں شرکت کی، ریلی سے شرکاء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی عوام اپنے ملک کا دفاع کرنا جانتی ہیں بھارت آج مختلف حربے استعمال کر کے پاکستان کو دھمکیوں اور گیدڑ بھبکیوں سے ڈرانے کی ناکام کوشش کر رہا ہے لیکن ہم ان کی دھمکیوں سے ڈرنے والی قوم نہیں اگر بھارت نے پاکستان سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو بھارت یاد رکھے کہ مدارس کے طلباء اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سمیت پوری پاکستانی قوم پاک فوج کے شانہ بشانہ کھڑی ہوگی۔

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی
چھٹی سالانہ عظیم الشان
ختم نبوت کانفرنس
3 دسمبر 2016ء بروز ہفتہ
بمقام قذافی چوک نزد میاں میڈیکل سٹور کریم پارک راوی روڈ لاہور
بعد از نماز عشاء
زیر صدارت
پیکر اخلاص حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور
حضرت مولانا رشید میاں صاحب
مولانا محب النبی صاحب
حضرت مولانا جمیل الرحمن اختر
مولانا عبد الشکور حقانی
حضرت مولانا ذکی اللہ کیفی
قاری اسامہ سالم
حضرت مولانا علیم الدین شاکر
جناب محمد نعمان ملک
شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
استاذ الحدیث حضرت مولانا شاہ نواز فاروقی صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
خطیب ابن خطیب صاحبزادہ حضرت مولانا محمد امجد خان دامت برکاتہم العالیہ
حضرت مولانا نعیم الدین صاحب
جناب پیر میاں رضوان نفیس صاحب
حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب
مجاہد ختم نبوت جناب محمد حامد بلوچ صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مولانا عبد النعیم
قاری غلام عباس
حافظ محمد عادل عباسی
قاری عبد الحفیظ • حافظ محمد ذوالفقار • انیس الرحمن • عبد الولی • ملک محمد یونس • رانا محمد قیصر • مرزا کاشان • حکیم ارشاد حسین • محمد مسلم بلوچ • محمد وقاص بلوچ • ناصر ادریس • قاری عبید اللہ
محمد آصف • محمد راشد • محمد کامران • حافظ عثمان بشیر • حافظ حمید • قاری محمد یسین قاری غلام نبی • زاہد بٹ • زاہد بشیر • حاجی شیخ زاہد • زبیر بٹ • کاشف یعقوب • عثمان بخاری
منجانب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راوی ٹاؤن لاہور
0321-5610290
0300-4194744
0321-4974559
0321-4057404

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

موضوع: عقیدہ ختم نبوت، رد قادیانیت

عظیم الشان سالانہ ختم نبوت انعام گھر

ان شاء اللہ

21 نومبر 2016 بروز پیر بعد نماز مغرب

بمقام آغاز میرج ہال جی ٹی روڈ بلمقابل پاکستان منٹ لاہور

آسان سوالات — بے شمار قیمتی انعامات

شاہین ختم نبوۃ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی، مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا مفتی محمد اعجاز صاحب مدظلہ، جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

شمس العلماء حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ، خلیفہ مجاز حضرت نفیس الحسینی، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب مدظلہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ لاہور

محترم جناب محمد متین خالد صاحب، لاہور

قاری جمیل الرحمن اختر صاحب

جناب پیر میاں رضوان نفیس صاحب مدظلہ، خلیفہ مجاز حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب

قاری علیم الدین شاکر صاحب

محترم جناب وحید گل صاحب M.P.A 145 لاہور

قاری ظہور الحق صاحب

نعت رسول مقبول: مولانا محمد قاسم گجر صاحب، لاہور

سکول و کالج و اکیڈمیز اور مدارس کے طلباء کے لیے انعامات حاصل کرنے کا بہترین موقعہ — عمر کی کوئی قید نہیں

منجانب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و ادارۃ الفرقان شادی پورہ لاہور

0321-4320253,0307-4141526

ستر سالہ بین الاقوامی مستند حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی سابقہ لیکچرار طبیہ کالج ڈبل ایوارڈ یافتہ گولڈ میڈلسٹ سے آن لائن علاج کے لیے رابطہ کریں۔

www.hakeemkarimbhatti.com

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

لولاک
ملتان

خواجہ خواجگان نمبر

بیاد

شیخ المشائخ، مرشد العلما، پاسبانِ ختم نبوت

حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ

۱۴۳۱ھ — ۲۰۱۰ء

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان

قیمت سالانہ -/180 روپے

قیمت فی شمارہ -/15 روپے